

۵۵۰۰

گلستان
بادگار و زار شاید

۱۔ اہم جمادی الاول ۱۳۱۹ھ

قطرہ نما ضخیم

Checked

1983

ماہاتف غیبی نے دی اس دم
چار سو چلنے لگی باو مراد

۱۹۸۳

۱۰

۱۳

A circular library stamp with Persian text. The outer ring contains the text "کتابخانه مجلس شورای ملی" (National Consultative Assembly Library) at the top and "تهران - ایران" (Tehran - Iran) at the bottom. The center features a stylized emblem or logo.

خواجه محمد باقر خاں صاحب قیوم الاما و انزل الوهاب
 بایام تمام کار در ازان مطبع مفید کن چاکر کمان حیدر آباد کن

CHECKED 1995

ماظہ ریج الامکین

سایین بذاضاب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد و ہماراجہ بہادر کو عہدہ دارالمہامی کے لئے سے پبلک کو جیتہ روشنی سے اور سے اندازہ سے بیکار سے باہر ہے۔ رفرسرت سے حضرات شعرا نے مسکڑون قصیدہ ہزارون قطعات اور تاریخین پیش کیں۔ مگر خاکسار ضیفم کیا کرتا۔ ایک تو ہجوم افکار دوسری بیماری وہ سخت جس سے جا بیری و شوار۔ نہ قصیدہ لکھ سکا۔ نہ کوئی تاریخ وغیرہ پیش کر سکا۔ آخر یہ خیال آیا کہ اس مبارک تہنیت کی خوشی میں ایک مشاعرہ کا جلسہ کرنا چاہئے اور غزلیات وغیرہ کا گلہ سترہ ہجوم شعرا اور شائقین کو بطور یادگار دینا سب سے بہتر اور انسب کا چنانچہ جب پھر اسے مصمم قرار پائی تو دو مصرعے اردو و فارسی کے مئے گئے۔

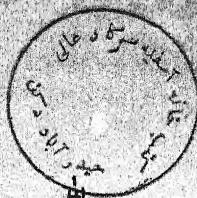
طرح اردو۔ سہا مبارک دور آیا ہے زمانے کے لئے
فارسی۔ ہر کس از جانب تو نیک خیالے دارو

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۵ کو بڑی دہوم سے مشاعرہ ہوا جس کا اندازہ گارہ سکتے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ شریع کے چار صفحہ پر ایک مضمون راج ہے۔ جو مبالغہ سے بالکل منہر سچو سچو حالات لکھ گئی ہیں۔ غالباً ناظرین دیکھ کر خوش ہوں گے۔ قطعہ تاریخ از خاکسار ضیفم

ہماراجہ شاد چون شد و نریر
پہمین مصرعہ سال ضیفم بگفت
پہا عیش شد در زمان وزمین
وزیر شہنشاہ صد آفرین

محمد عبد اللہ خان ضیفم

۲۱۵۲
کی عطا
ہر کوئی
خداوند
کہ عیا
اسیطر
جب قی
حیرت
ملک
امورات
اکن
اور ہر
خود غہ
کارو
کہ کل



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳۹۹

۲۱۵۲

قسط نمبر ۱۳۹۹

Checked
1987

کی عطا آصف نے دیوانی کی خدمت میں
ہر کوئی خوش خوش ہے دل ہر ایک ہوشیار
خداوند عالم نے رعایا اور بادشاہوں کے تعلقات لازم ملزوم رکھے ہیں۔ بادشاہوں کو علم ہے
کہ رعایا کے حال میں خبر رکھو انکی داد دو۔ فریاد سنو۔ اور آسائش و راحت کو سامان کیا کرو۔ اور
اسی طرح رعایا کو اپنی بادشاہ کی تابعداری و فرمانبرداری میں جان و دل سے مستعد رہنے کی ہدایت کی ہے
جب قلعہ پر ہماری نظر پڑتی ہے اور بعض بادشاہان ماضی کے حالات دیکھتے ہیں آتے ہیں تو ایک
حیرت سی ہوتی ہے یعنی اسکا عزیز وقت اور عمر کا بے بہا حصہ عیش و عشرت میں گزرتا تھا نہ نظام
ملک کے شکر کار۔ نہ ریاست کی بہبود کی سوغرض۔ نہ رعایا کی آسائش و تکلیف سے مطلب کل
امورات سلطنت کا دار و مدار لائق با وفائے لال و زرا پر منحصر تھا۔ انتظام ملک کی فوجی
اور اہل اعتماد پر چھوڑ دیا جاتا تھا۔ جبکہ وہ بڑی دیانتداری اور ایمانداری سے انجام دیکر تکیہ
اور ہر دل عزیز ہونے کے علاوہ اپنی آقا کے مورد عنایات ہوتے تھے۔ اکثر اوقات بعض
خود غرض و زیر ہی اپنی آقا اور ملک کی بربادی کا سبب ہوئے ہیں اور انکی خود غرض اور سازشی
کارروائیوں سے ملک کو تباہ اور برباد کر کے زمین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ کیا۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے
کہ کل بادشاہان ماضی عیش و عشرت کے عاشق نہ رہے اور تمام وزرا و سلف بادشاہوں کو

یہاں کو بہرہ
ما اندازہ حیفہ
میکر و ن قصید
کھا۔ ایک تو
نہ قصیدہ
مبارک تہنیت
کا کلمہ
گایا چنانچہ جب
نے کے لئے
بالے دارو
دیکھتے ہیں
یہاں سے بالکل
فطرتیہ ازغاک
ان وزمین
آفرین
عالم ضیغم

دشمن تھے بلکہ بعض کے لفظ پہنچا ہے اس مضمون میں پہلی ہی لکھ دیا جس سے کل پر اطلاق نہیں
 یہ مسلمہ ہے کہ اچھو اور پیری ہر زمانہ اور ہر قوم و ملت میں ہوتے آئے ہیں۔ بقول شخص خدایہ
 یکسان نکمہ۔ مگر ہم اور رعایا و کن اپنی اپنی خوش قسمتی پر حقد رنا کرین زیبای۔ اور جس
 فخر کرین بجا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہ ظل اللہ۔ عادل زمان فخر و شیران۔ سکندر شہ
 دارا حشمت۔ خلدوزید و زین العابدین علیہ السلام۔ در فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک
 آصفیہ سادہ خلد اللہ ملکہ۔ ہیں جنکو اپنی رعایا کی بہبود کی فکر ملک کی فلاح و حالت درست
 ہر دم و ہر لحظہ خیال۔ اور بذات خود انتظام ملک میں اپنی عزیز وقت کا بے بہا حصہ صرف ملتا
 ہیں۔ سخاوت میں شک کا تم۔ فراست و دانائی میں نکتا۔ خلق و مروت میں اپنا اپنی
 نظیر۔ اور رحم دلی غربا پروری شرفا نوازی کا خاتمہ تو حضرت ظل سبحانی کی ذات بابر کا
 پر ہے۔ ہر چند ہمارے آقا و ولی التمت حضرت ظل سبحانی کو بھی بعد انتقال مختار الملک
 کے متعدد وزراء کی طرف سے زیادہ تر متفکر رہنا پڑا اور انکی خود مختارانہ اور ناجائز کار
 نے بار بار خاطر اقدس کو صدمہ پہنچایا مگر حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ نے بڑی صبر اور بردباری
 سے برداشت فرما کر تہایت حسن و خوبی سے ان ناجائز کارروائیوں کو روکا جسکا بفضل خدا
 یہ نتیجہ نکلا جو ملک پر اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔ اکثر ایسی ایسی پیچیدگیاں واقع ہوئیں جنکا
 کامیابی کے ساتھ عقلمندی اور دانائی سے سلجھتا۔ اور جو زبان مبارک سے فرمایا
 اوسکو پورا کر دکھانا حضرت ظل سبحانی ہی کا کام تھا بہلا دوسرا کیا کر سکتا حتی کہ ہر
 واعلیٰ بیساختہ کہہ اوٹھا۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ المختصر نواب وقار اللہ
 بہادر کے وزارت کا زمانہ ملک اور اہل ملک کے لئے کچھ مفید ثابت ہوا ہویا نہ ہوا ہو مگر
 شاہ وزیر میں کچھ ایسے اختلافات اور پیچیدگیاں رہیں جسکا یہ نتیجہ نکلا کہ امجدی الاول

کو نواب
 ایسے
 حضرت
 روز بہ
 واعلیٰ
 بہادر
 کیلئے
 ہوی
 تا بعد
 رہیگا
 بجز
 خدمت
 آپسے
 جان
 بالفصل
 حسن
 ایک
 ایک
 سر

آپکے پیش نظر ہوں گے۔ لہذا ہم و توفیق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ ہمیشہ اپنے آقا و فرمانبردار
 و رضا جو پرین گے اور ہرگز نہ گزروں وہ روش نہ چلیں گے جسکی وجہ سے گلدستہ وزارت میں خاکی خاست
 پیدا ہو بلکہ اس امر میں ساعی ہوں گے کہ یہ گلدستہ ہمیشہ شگفتہ و شاداب ہو اور اسکی نگہت
 سے ہر ملک کا دماغ معطر ہو۔ انشاء اللہ اپنے آقا اور اہل ملک کے نظر و بین و فوت پیدا
 کرنے اور ہر دلعزیز و نیکو سارٹیفکٹ آپہی کو حاصل ہوگا۔ آپ بڑی لائق۔ ذکی الطبع و فہم ہیں
 عربی و فارسی انگریزی میں اچھی دہنگاہ ہے۔ ملکی زبان میں بھی بہت صاف گفتگو فرماتے ہیں
 قانون اور انتظام مملکت میں پوری واقفیت حاصل ہے۔ آپکے ہوشیار۔ خلیق۔ معاملہ
 فہم۔ اور خیر خواہ ریاست ہونیکا ہر شخص مقرر ہے۔ سخاوت کمالی آپ پر ناز ہے اور کیوں نہ ہو
 کہ آپ ہمارا چچند و الال حاتم وقت کو تولد ہوئے ہیں۔ نظم آپ کی لاجواب۔ شریعہ مثال
 بہت سی کتابیں مطبوعہ و غیر مطبوعہ آپکی تصنیف سے موجود ہیں جنکو دیکھ کر ہر انصاف پسند آپکے اعلیٰ
 درجہ کے لائق ہونیکا مقرر ہو سکتا ہے۔ فن شعریں آپکو حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملک کے
 شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ کلام آپکا بہت پاکیزہ مضمون خیر ہوتا ہے کوئی شعر لطف
 اور فصاحت بلاغت سے خالی نہیں۔ نعت شریف میں بھی بہت کچھ فرمایا ہے بچا سون
 غزلیں موجود ہیں۔ جنکے ہر شعر سے ٹپکتا ہے کہ آپکے دل میں رسول مقبول صلی اللہ
 علیہ وسلم کا دریائے محبت جوش و خروش ہے۔ اللہم زد فرد۔ اب میں اس مضمون کو ختم
 کئے دست بدعا ہوں کہ خداوند ارمانہ حکومت ہماری بادشاہ عادل کا ہمیشہ قائم رہے
 اور ظل اللہ کی عمر و دولت اقبال میں دن و رات چوکنی ترقی ہو و نیز عالیجناب
 ہمارا چچہ بہادر مدار اللہم سرکار عالی اپنے آقا کی اطاعت میں ثابت قدم رہ کر مدام مورد
 عنایات خداوندی رہیں۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار۔ محمد عبداللہ خان ضعیف

شیفہ
 میکش
 نعیم
 شوق
 محفوظ
 مضط
 سلام
 سخن
 ہنہ
 مسرہ
 رفعت
 عتیقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تضمین بر مصحح طرح از سخن سنجان معجز بیان

کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	شاہد عالیجاہ کو چہدہ وزارت کامل	شیفتہ
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	شاہ ہے ہر ایک دل ملک کن آبلو ہے	میکش
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	پہر علی باد بہاری گل کھلانے کیلئے	نعیم
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	شاہ محبوب علی دیوان کشن پر نشا تھا	شوق جعفری
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	اندون ہے شاد پر دالودار سلطنت	محموظ
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	شاد کے الطاف سے ہر شاہ پر جواں	مصطر
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	ٹھیک تشریف وزارت کشن پر شاہ پر	سلام
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	فضل خالق سے ہو میں اب ہر اوجہ زیر	سخن
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	شاہ محبوب بعلجان ہے ہمارا جہ زیر	ہنر
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	شاہ کے باعث سے دل شادان ہیں غم کا	مسرور
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	عادل و منصف کو حق نے کیا عظم وزیر	رفعت
کیا مبارک در آیا ہے زمانیکہ	شاہ آصف نے کیا ہر شاہ کو اپنا وزیر	عتیق

بنے آقا کو زمانہ
خاک کی خاست
را اسکی تہمت
نہیں مروت پید
طبع دینا
و فراتے بین
لیق معاملہ
اور کیوں نہ
شر پے مثال
پند آگے علی
اللہ ملک کے
شعر لطف
یا یا بچا سو
صلی اللہ
مومن کو ختم
ہمیشہ قائم
و دینر عالیجاہ
مدام مورف
مینہ

مفید	شاد و محرومیت پرین امر کو بر مقصود	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
شباب	ہو گئے راجہ کشن پر شاد دیوان دکن	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
معروف	ہو گئے راجہ کشن پر شاد دیوان دکن	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
رقص	ہو گئے دستور عظم پیشکار نامدار	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
افضل	پرن کشن پر شاد و سکور دکن تلمیذ شاہ	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
عیش	شاد نے پائی وزارت عیش پر خوشی	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
نخیف	اگر شہ نے بصد عزت کیا اپنا ور	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
رشید	شاد کا در ہے عزیز کا کھانا کھانا	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
خانم	دہی وزارت میر خالق کے کشن سا کو	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
جاہ	حضرت صف دیوان کر دیا پر شاد کو	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
چرخ محمدی	باو شہ عادل و زینیک حکام خوب	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
ناظم	ہو گئے دیوان آصف کے کشن پر شاد	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
فخر	چلے اُن کے در قہمات مانیکہ	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
صمیم	راجہ راجہ ہاراجہ کشن پر شاد کا	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
روح	جام دل ہر اک کا مملو ہر شراب عیش سے	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
چاند	استعداد سب خلق پر خوشیاں مینا نیکی	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
فقور	اس نے کیا فقور اک عالم کو شاد	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
صبوحی	نغمہ زن پرین بلبلین پر شاخ گل پر اکمل	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ
سیف	ہنس رہے ہر طرف گل بلبلین پر نغمہ	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکہ

اطہر
 نفیس
 سلیس
 لائق
 شریک
 عظم
 عرب
 صاحب
 منیر
 ہلال
 موج
 شریف
 شاکر
 خیر
 سرور
 حسین
 کاشف
 خلیل

شیفتہ - جناب مولوی سید محمد کاظم حسین صاحب کنتوری

سیکڑوں مضمون میں تیار آنے کے لئے
دل دیا ایذا محبت کی اٹلنے کے لئے
شاخ ایک ٹھونڈی تھی بہتے شیانیکے لئے
دیکھئے کسکو بلائے نرم میں رشک
غیر خاموشی نہیں ہے ان کے باتو کا جواب
اس خرم ناز میں شفی کوئی چال ہے
گلشن عالم سے یارب دور ہو دور خزان
جل گیا جادو مری تقریر کا صیاد پر
وہ مبدع تبدیل ہو تا ہے حسینوں کا مزاج
ہاں کیسے عشق میں مرنا یہ مرنا اور ہے
کوئی ایسا تو زمانے میں لگاوٹ باز ہو
ٹاک اڑائے زندگی بھر رہنے جکے واسطے
جادۃ الفی سے اپنے پاؤں ٹھیکے ہیں
گردنیں کٹی ہیں اکثر دست نگین دیکھ کر
کیون خفا ہوتے ہو میں طالع نہیں بے شہ دو
سامنے روئے منوک کے نہ بائے گی فروغ
یا تو پھلو میں جگہ تھی یا قطرے ہیں یہ ہم
کون کھتا ہے نہ آو بیٹھو شوق سے

قابلیت چاہی ہم میں بلانے کیلئے
آنکھ دی اللہ نے آنسو بہانے کیلئے
آسمان بجلی گرا تا ہے جلانے کیلئے
در پہ اک خلقت کبریٰ ہار پانے کیلئے
یوں تو ہیں باتیں بہت بہانے کیلئے
چال وہ چلتے نہیں محشر اٹھانے کیلئے
گل تو کیا تنکا نچوڑا آشیانے کیلئے
پھول رکھ لے تھیں میں شیا نے کیلئے
ہو گیا ثابت تغیر ہے زمانے کیلئے
یوں تو آتی ہے اہل سار کو مانے کیلئے
سب وعدے کرتے ہیں وہ روزانے کیلئے
وہ ہی آتے ہیں لہر پر خاک اٹانے کیلئے
لاکھ چکر لاکھ گردش ہو زمانے کیلئے
تمنے کیا مہندی ملی ہو نہ بہانے کیلئے
بس لب شیریں سے کہ نہ کھانے کیلئے
شمع کو روشن کیا تمنے جلانے کیلئے
کیا بڑھایا تھا ہمیں گھٹانے کیلئے
کیوں اشاعے کرتے ہو میں جانے کیلئے

اوہم
شیفتہ
جمیرہ
وہ نہ
بیزبان
ایک
کچھل
ہمت
دیکھو
جسے
تہا
آئے
سب
ایک جا
شمع
کہتے
اگر
ملک
داؤد

<p>سطح بالائے نہ کافی ہو خزانے کیلئے خاص ہے فرق حبیب اس ستانے کیلئے آئے ہیں ارباب فن سنو سنانے کیلئے</p>	<p>دور میں تیرے یہاں تک سیم زرا گلے میں کثرتِ بارِ علاق سے یہ کب بچا جھکا ضمیمہ شہرین سخن ہی میرا نشانِ عرا</p>
<p>بیدل - ہمایوں کی محمد حبیب الرحمن صاحب قلم یزد حضرت غالب دہلوی یچھ ہوا بدلی ہو تازہ گل کھلانے کیلئے رخم نے رستا بتا یا آنے جانے کیلئے بے گل لائی صبا چادر بسانے کیلئے اور کچھ ہمیں نہ ہو تو گھر ہے آنے کیلئے خاک میں آیا ہے وہ مجھ کو ملانے کیلئے موتے دم ہو یعنی پیچھے پھرتے سر ہانے کیلئے پاؤں لٹے گرد شمشٹ کہاںے کیلئے نالے بھیجے دل سے پہلو سے جگانے کیلئے تو بنانے کیلئے ہے مین مٹانے کیلئے بھیجے ہیں غیر کو میرے بلانے کیلئے بے مکین کیوں ہے تردد گہرائی کیلئے برق کو تکلیف کیوں دی آشیانے کیلئے ہوگی سازش غیر سے میرے جلانے کیلئے رخم پیشانی نے بوسے آستانے کیلئے تکے چنولے فلکے آشیانے کیلئے</p>	<p>ہی دم سر و گردن تیرے نبھانے کے لئے تیرے دل میں گجہ کی گھر بنانے کے لئے دوست لائی قبر میں جہدم بسانے کے لئے غیر سے کھتے ہیں وہ میرے ستانے کے لئے کون آیا ہے جنازے کے اٹھانے کے لئے سنگدل کے دل پہ سر ہوا اور نکلے اپنی جان وخت صحرانوردی کی تہیں امانگی وے قسمت نہ جاگے بخت خفت کی طرح غیر میں تیرے مشیر اور آسمان میرا عدو بلج شوخی لطف کے پردہ میں کہتے ہیں تم روح ہی جب چل بسی پھر قبر کسکے واسطے المدد ای سوز دل سوچ چکی آسودگی میرے اوہل میں جائیگا فلکے نگ عدو جہہ سانی سی ہوا دلغ غلامی نصیب کنج ازا دی سے اٹھ کر فکر آبادی جو کی</p>

صبر کو
جب
نتین
غیر
سوخت
انتخاب
بعد شا
طرز اپنے
سخنی
اے ہد
کیون نہ
اٹھو کا
چھو کر
غم تر
ہم فقیہ
ہم
اٹھا
کر ویز
صل
ہم فقیہ

ہو خزانے کیلئے
 اسل سنانے کیلئے
 نوسنانے کیلئے
 غالب مغفور دہلوی
 لکھلانے کیلئے
 آتے جانے کیلئے
 درسیانے کیلئے
 رہے آنے کیلئے
 محکوم طانے کیلئے
 بھر سرائے کیلئے
 غمت کہانے کیلئے
 سو جو گانے کیلئے
 ن مٹانے کیلئے
 ے بلانے کیلئے
 زرد گہنہانے کیلئے
 ویشیانے کیلئے
 میر جلالنے کیلئے
 ہستانے کیلئے
 شیانے کیلئے

<p>بقراری سبز باغ آئی دکھانے کیلئے دلی بیتابی جلی بجلی گرانے کیلئے ربط جب اُسو گھٹایا غم ٹہانے کیلئے جائے مریم آیہ چرکے لگانے کیلئے صلح کر لی غیر سے میر جلالنے کیلئے شاد کی خدمت مینا رک ہو زمانے کیلئے انتخاب شاہ اچھا ہے زمانے کیلئے غزل سبیل نے ضمیمہ کرسنانے کیلئے</p>	<p>صبر کو زہر ہلا ہل سبز خطانے دیا جب بنایا آشیانہ مرغ دلنے بہر وصل منتیں کرنی پڑیں کیا کیا نہ صبر ضبط کی غیر سے در مان طلب ہے میر جو زخم و نکاوہ سوختہ قسمت نہوگا کوئی مجھسا ہنشین انتخاب شاہ کیا اچھا ہوا اصل علی بعد شادون کے ہو اہی شاد و ستور کن طرز اپنا چھوڑ کر لکھی بطرز لکھنو</p>
<p>سخن بنجنا و امیر خیر علی رضا یاد کا خاندان خلق خالق نے کیا ہے ازمانے کیلئے دل مرا پہلو میں حاضر ہے نشانے کیلئے آتش افزوی ساری ہو جلالنے کیلئے شمع باقی رہ گئی آنسو بہانے کیلئے قبر پر آئے بگولے خاک اوڑانے کیلئے چاہئے اک کہنہ چادر شامیانے کیلئے پاس ہے اپنی خط قسمت دکھانے کیلئے کچھ تو باقی رہتے دو صبا زمانے کیلئے شعلہ بھڑکے اور بھی ملین جلالنے کیلئے جا ہے باقی مے بھی آشیانے کیلئے</p>	<p>اے ہر کیج و اطم دلیر اٹھانے کیلئے کیون نہیں آقا قدر انداز اوڑانے کیلئے اسکو بھڑکائے تین شمن دل دکھانے کیلئے چہو کر مرقد میں تنہا جلدئے احباب سب غم ترے مجھو نکا بعد مرگ بھی باقی رہا ہم فقیر وں کے مزار و پر تکلف کیا ضرر ہم سے کیا ہوگی سیکاری کی پریش خورشید کروین بولو گب تک وصل کی شب تاسحر وصل سے کب کم ہوئی ایجان ترقی عشق کی ہم صفیر چھوٹ کر میں بھی کسی دن آو نکا</p>

ہم مسافرین جہانمین کیا ہمارے جود و باطن
 ضبط ہو بلبل کو بھیج ممکن کہیں جوتی ہو بات
 اس عدم آباغے اس شت پر آشوب میں
 یاس و حیران آئے بعد مرگ و قیامت
 دل پہ ڈالو شوق و صاحب گنگا و خشکین
 پیر لینا چشم کا پہلو بدل نادفعتا
 کس قدر شومی قسمت ہے سچائے تندرے
 اک مشت خاک پر اللہ رے جو رستم
 اس غرض سے چھوڑ کر ملک عدم آؤ میں ہم
 لوگ چو میں لے شہ خوبان شرف کی بات
 واسطے روئیکے انگہین حق و بخشی ہو ہیں
 حشر کا دن ہے نہیں معلوم کیا انجام ہو
 مستعجب بیٹھے ہوئے ہیں کام ہوتا ہو تمام
 دل پہ پڑتی ہے نگہ رہ کر بچا ہے حال
 نزع میں جب بچکیاں آئیں تو میں سمجھا سخی

اس سر لیس ہمارے ہیں انشتہ جانے کیلئے
 شاخ گل مد نظر ہے آشیانے کیلئے
 لائی ہے تقدیر کیا در و پر لے کیلئے
 بکیسوں کی قبر پر آنسو بہانے کیلئے
 چاہیے تیر فضا ایسے نشانی کیلئے
 وہ تمہارے واسطے ہے یہ مانے کیلئے
 ایک بھی تنکا نہ رکھا آشیانے کیلئے
 اندھیاں آئیں ہزار تو ہی مٹانے کیلئے
 عشق کے بازار میں ہلکے بٹھانے کیلئے
 سنگ سود چاہئے اس آستانے کیلئے
 دو لویہ ناسو میں آنسو بہانے کیلئے
 نامہ اعمال جاتے ہیں دکھانے کیلئے
 مبتلائے سبہ خطر نہر کہانے کیلئے
 تیر کیا اچھا نکالا ہے نشانے کیلئے
 ہے طلبے کا رویا میں بلانے کیلئے

میکش جناب شمس الحق سید علی رضا شاہ اویا کا حضرت علوی رحمۃ اللہ علیہ

ہم یہاں آئے ہیں رنج و غم اٹھانے کیلئے
 کیا یہاں ٹہریں وار و ہوی زمانے کیلئے
 باغ عالم میں ہوگی حشر تک وہ بار و ر

راحت آرام میں ساری زمانے کیلئے
 یو تو ظاہر ہو کہ سب آؤں میں جانے کیلئے
 شاخ جو نکلیگی میرے آشیانے کیلئے

قبر عاشق پر ادا ہوتی ہیں لکھون منتیں
 کوئی لے آئے ہماری لاش پر دیکھ کر
 پاس سوئے سے تو عاشق کے انہیں نعت ہی
 لے ہو تو اب کوئی دن چاؤنی چھاو بہا
 دیکھئے ہکو فلک تیا ہے کیا کیا گردشیں
 اب ہوا ہو جائیگی دو دن کی فصل بہا
 کس طرح حسرت نہ رہے سے قبر عاشق پر تر
 دیر سے خاموش کیوں بیٹھو ہو میری زمین
 وہ میں ہی ہوں ہاتھ بھی میرا لگا نا بار
 وحشت دل سے مری ہے اُنس اسکو سقا
 وعدہ وصل آج ہی پورا نہیں کر نیکہ وہ
 جھوٹے وعدہ نکا تھا لے کس طرح ہوا بار
 ڈاکر مٹی کرو اونچی نہ میری قبر کو
 مٹے ہی میری وہ نقش غیر لبر جم گیا
 فصل گل آئی ہے ہر سو عندلیب ناب
 قل کے ڈھیلے بھی نہ دور رکھے اُٹھا کر اپنے
 اُسکی زلفوں سے ہے الفت پھر نہ جان
 تیو ریاں مرقد پہ تو میری چڑھائیں بار
 کیوں نہ جو لائی دکھائے تو سن طرار ناز

تم بھی آجاؤ کبھی بٹری بڑھانے کیلئے
 گھر سے وہ نکلے ہیں پھر مرد جلائے کیلئے
 سوئے فتنوں کو مگر آئے جگائے کیلئے
 مضطرب مدت تمھو تم دلیں آئے کیلئے
 گھر سے نکلے ہیں مقدر آڑے کیلئے
 فکر کیوں کرتی ہے بلبل آشیلے کیلئے
 شمع ہی آتی نہیں آنسو بہانے کیلئے
 سوچ لو پہلو کوئی دل کے جلائے کیلئے
 وقف کر رکھا ہے حسن سونے کیلئے
 گھر تک آتا ہے جنون مجھ کو بلانے کیلئے
 شام ہی سے بیٹھے بہت ہی لگائے کیلئے
 بارہا تھنے قسم کہا لی ہے آئے کیلئے
 پھر بگولے اٹھائے اسکے ٹٹانے کیلئے
 قبر پر آئے مرا خاک اڑانے کیلئے
 ڈھونڈتے پھرتی تے تنگو شبانے کیلئے
 قبر پر آئے تھے کیا گنتی گنائے کیلئے
 دوستی موزی کی ہو مار کھانے کیلئے
 پہول بھی لیکر کبھی آؤ چڑھانے کیلئے
 بد ہیان پہلو کی ہوں تازہ کیلئے

اگر آتی ہیں گہائیں شامیہ نے کیلئے	ابر رحمت سے بڑھتی قبر میکیش کی ترک
نغم۔ جناب محمد امجد علی صاحب لکھنوی حال ساکن حیدر آباد	
ہم نہیں پیدا ہوئی میں منہ پہرا نے کیلئے	جو جفا کا ہیں کرین بھرت ستانیکے لئے
مجھ سے ضد کرتے ہو پر کیوں نہ کہانے کیلئے	ہیچ کیا کم ہے تمہارا جان جانیکے لئے
کیا بنائی ہوئی صورت چہانے کیلئے	وصل میں لہجی طرح دیکھا ہی چھ چہتی ہو کیوں
خود لگا کر آگ دوڑے ہیں چہانے کیلئے	کر کے مفتون ترک الفت کی نصیحت تہی ہیں
ہم یہاں آئے تھے کیا بیکجا جانے کیلئے	نوش و صلت نیش زرقت گناہ یا کچھ مزہ
شعلہ رو کیوں بنگلے ہو دل جانے کیلئے	کیا خطا مجھ سے ہوئی غصے سے ہی منہ لال لال
کان تھے مشاقل پر اس فسانے کیلئے	درود دل پہنے کہا تو ہنس کے بولے سُن لیا
روٹھ جانا خوب سیکھا ہی منانے کیلئے	واہ ری تیری نرالی عادتیں ای تیرا خو
مجھ طلسم قدرت ہے اس خزلے کیلئے	کا کل بچان نہیں عارض ہے اے سیمتن
کیا مسیحا کی کرو گے اب جلانے کیلئے	دیکھنے آئے نہ جیتے جی مری پر آئے کیوں
جمع ہیں سامان کیا کیا دل پہانے کیلئے	عشوہ و غمزہ ادا و ناز و خود بینی و حسن
سمتو آئے تھے یہاں اکرو جانے کیلئے	مرگ پر میری ہی اتنا گریہ کیوں کرتو
نخل سے مجھ رشک قارون میں مانے کیلئے	دولت دیدار خوبان ہاتھ آئے کس طرح
کہتے ہیں ہنس ہنس کے وہ ہکڑولانے کیلئے	یونہی نہ وقت میں بہتین سائیں گے کس واسطے
ہیں بہت ہر وہ جہان میں دل لگانے کیلئے	بچ تنہائی کی اب ظلم سے نکلا اسی نغم
شوق۔ جناب عبدالرؤف صاحب حیدر آباد	
آسمان بنیا ہے بجلی گرا نے کیلئے	میں نے رکھے ہیں جو تیلے آتشیا نے کیلئے

آندہ بیان آتی ہیں میرا تشیاء کیلئے
کیون نہ بیتابی ہو درکٹاؤن لانے کیلئے
ہو گیا ثابت کہ یہ آیا ہے جانے کیلئے
منتظر تھی مغفرت گویا بہانے کیلئے
تازہ تدبیریں ہیں شکمن لانے کیلئے
خون دل بینیکو ہے او غم کو بہانے کیلئے
جل بجھی اک شمع تھی آندہ بہانے کیلئے
لوح پیشانی ہے تیرے آستانے کیلئے
خاص ہر شے کی عنایت اس گھر نے کیلئے
ہم کڑے ہیں اہ میں آنکھیں بچانے کیلئے

درد اٹھتا ہر کلیجہ میں ٹہانے کیلئے
ایسی صورت اور احوال چھپانے کیلئے
یہ توشتے دنیا میں ہی بیٹھے پلانے کیلئے
اشک پیتا ہوں لگی دلی بچانے کیلئے
کوندتی بجلی ہے میرے اشیانے کیلئے
تم بھی جانیکیلئے ہو جو یہی جانے کیلئے
کیون دعا کی تھی شباب یا آنے کیلئے
لاکھ تدبیریں کرو گبڑی بنانے کیلئے

۱۹۱۵۲۱
۵۵۵

<p>آج میرے سر سے ہنچ پلانے کیلئے مہربانی سے اجل الیٰ منانے کیلئے کیا ہمیں پیدا ہوئی سارے زمانے کیلئے اب صبا آئے تو آئے خاک لڑنے کیلئے دیکھئے تیار ہی آنکھیں لڑنے کیلئے بچ رہی تھی جتنی ناکامی زمانے کیلئے شورے ہیں اتن میرے مٹانے کیلئے مر جا کھتا رہا ہوں دل بڑھانے کیلئے اب عائن مانگتا ہوں موت آنے کیلئے اب حجاب نے لگا صورت کھانے کیلئے ہم ہی محفوظ چوڑنگی زمانے کیلئے</p>	<p>زیر دیتے ہیں مجھے یاد رکھئے جام شراب زندگی سے ہجر جانان میں غلابیٹھے تقویم چاہتے والوں کا مجمع دیکھ کر کہتے ہیں وہ کس کا خط کیسا جواب خط کہ خود ہم مر چکے اپنی کچھ تصویر کی شوخی ہی دیکھی آپ اگلی قسمت مجھ پر بد بخت کے حصہ میں ہے کیا قیامت ہے زمین ہی آسمان ہی ملک کیا وہ شہید تازہ ہوں میں اوسکی اک اک لڑائی سنگے سب ولولے جب تج کو پایا بیوفا یچو وہی آنکھیں ہیں خمیں پہچو تم مد توں ہم نہوں گے شور بجا نینگے اپنے یا دگار</p>
<p>زمانہ جتنا حاجی محمد شاہ زمانہ جان صاحب دیکھئے آتی ہیں کب حسین بلانے کیلئے عام ہی رحمت تمہاری جب مانے کیلئے پہوڑتا ہوں میر کو میں اس آستانے کیلئے مل گئی مہر شفاعت سنجو آنے کیلئے آپ اگر وعدہ کریں جلوہ دکھانے کیلئے ابر رحمت کا ہو ٹکڑا شامیانے کیلئے بہند میں چوڑا ہی کیوں دہرے کیلئے</p>	<p>ہجرت میں ہجکیان مضطربین نے کیلئے میں ہوں محروم کیوں یا رحمتہ العالمین چومنے کو جبکہ مضطربتے تھو روح الامین کون ہے جزائیکے مولے شفیع المذنبین عرصہ گاہ حشر میں مر کہے پہنچوں یا نبی پھر شہ میں روتے روتے مر گیا ہوں قبر پر اب زمان کو آستلنے پہ بلا لویا نبی</p>

مرزا جناب مولوی محمد حبیب صاحب سہری مسکین صاحب نقشبندی

غوب ہی آراستہ ہوا ندون نیم طرب ق خوش گلو قوال سب ٹھہری گئے کیلئے
لا رہا ہے کوئی طلبہ کوئی لاتا ہوتا
فکر لغز میں کوئی بیٹھا ہے لیکر جنگ و ف
یا در کتاب ہے کوئی بیٹھا مبارکباد ر مر
جلسہ شادی دیوانی کو سکر د و ر س
کرو یا راجہ نے زندہ نام چند مول کا
کہتے ہیں رب گ دیوان چہا راجہ سے
تھ سے حالت تلنگانہ کی ہی بالکل خزا
نیر خواہو نگا دل محزون ہوا باغ باغ
اگیا لب پر یہ مصرع رنگ محفل دیکھ کر

مرزا جناب امیر الرحمن صاحب شاگرد عین نواز صاحب الملک بادر داغ مظلمہ

میں نے جذب ل سہینجا اٹکو آئے کیلئے
نکجو دیکھا دیکھ کر محفل میں اُسے غیر کو
برج و آفت ہی میں گزری ہی سنبھلا جیت
کیا تماشہ ہو کہ محشر میں وہ سب کے روبرو
یاں تو آئی بار بار ہونٹ پتہ پر جان حزن
بیرخی سی ہو گیا اوسکی جہان دشمن مرا
اٹکو اہل درد کی ایذا رسانی کفیل ہے

وہ بھی کھتے ہیں ہم آئے ہیں بلانے کیلئے
یہ ادا ہے خاص میرا دل لہلہانے کیلئے
میں مگر پیدا ہوا صد اٹھانے کیلئے
منتیں میری کرین میری منانے کیلئے
اٹکو سو سو جتین مجھے نکالنے آئے کیلئے
مستعدیوار و درہر کی کبہا نے کیلئے
شمع روشن کی ہے پڑاؤ جلا نے کیلئے

درود لنگوٹا ونگا مزید رات بھر جانتا ہوں جب قدر وہ بے تکلف ہے مگر نیچی آنکھیں یہ لب لہجہ کا قسم صبح وصل آجکل جو بن گیا گیا ہے جوش پر	رکھ لیں باریج مجھے قصہ سنانے کیلئے شرم ہے اسکو فقط میرد کہا نے کیلئے گدگدانا وہ مرا لنگوٹا نے کیلئے دلکی ہر زراخیر ہو مضطر ہو جانے کیلئے
--	---

مضطر - جناب ابو الفیض میرزا علی صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

باغ عالم ہے نہیں آرام پانے کیلئے ہجر کی باتیں سنانا وصل میں اچھا نہیں سکے کٹوا نہیں چھو کچھ نہیں تہی پیش و پس رہ گئے اس گلبدن کو وصل سے محروم ہا وصل میں ہی شکوہ شاید غیر کا آیا خیال مضطر ناخیر کا دل بندہ سی بزار ہے	ہم ہو پید افق صمد اٹھانے کیلئے آنے ہی کہتے ہو جو تم مجھے جانے کیلئے بھیج دے ظالم کسی کو آرزو مانے کیلئے گرچہ چھنے پنج و غم سر پر زمانے کیلئے تکلاتے ہو مے پہلو سو جانے کیلئے دل میں ارمان بید کعب جانے کیلئے
---	---

بارق - جناب مولوی زامظفر حسین صاحب صاحبہ گافاری مدرسہ کو لکھنؤ شاگرد داغ

عذر ہے زائد کو میخانے میں آنے کیلئے آج بارق مستعد ہو رہا کہانے کیلئے آتے ہو قتل میں تلواریں لگانے کیلئے مجھ کو ضبط شکستہ تکلیف دہنی ہو گئی کیا صفائی موسم گل میں کر یگا باغبان بیٹھ جائیگا جبکہ مجھے بزم غم میں کس ٹہنائی سے چرا کر دل مرا کہتے ہیں	آج میکش جائیں گے حضرت کو لانے کیلئے جاہٹے بہر خدا اسکو منانے کیلئے چھوڑ جاتے ہو مجھ کو کیون تکلاتے کیلئے دل میں اکنا سو رہی پانی پڑانے کیلئے تکے بلبل لینگے سب آسٹیا نے کیلئے پہر میں دیکھوں کون آتا ہی اٹھانے کیلئے آپ آتے ہیں ہمیں چہری لگانے کیلئے
---	---

وہ جو کھتے ہیں اُٹھایا کیون تو فان خوش بین
 خالی از علت بہن محشر خراچی آپ کی
 ہے گرفتار بلا مدت سو اُن کی زلف میں
 اُٹھ گئی شکر خدا اب باسیان کی روک ٹوک
 گر نظر سے بچ گیا صیاد کی تو اے فلک
 دل اُٹھاتا ہے مڑے کیا کیا جفا و جو رکے
 کشتہ تیغ تغافل کو ترے چونکائے کون
 شاد کو خوش کر دیا سرکار نے اک آن میں
 وائے حسرت جس مکان میں مشترک سوئی گئے ہم
 آ رہی ہیں وہ مگر فتو نکا ایسا ہے ہجوم
 شمع گر حکمی نہیں تو حسرت ارمان بھی
 عاشقوں سے کہہ رہی ہو صاف لالے کی بہا
 کیا کروں یا رب کوئی تدبیریں بڑی نہیں
 آئیں وہ اس گھر کو اپنا کفن خانہ جان کر
 قبر میں بھی تو عذاب قبر سے باری مجھے
 زندہ مشرب ہے باریق پوچھتا ہوا شکو کیا

کسے روکا تھا تجھے آنسو بہانے کیلئے
 سب سے چالیں ہیں مرے شیدائے کیلئے
 کیا بنا تھا دل مرا اس قید خانے کیلئے
 لگئی بھگو اجازت آنے جانے کیلئے
 بکلیاں تو ہیں ہمارے ایشیا نے کیلئے
 تم پہلو لا کہوں بریں زندہ ستانے کیلئے
 شو محشر کو خدا بھیجے جگائے کیلئے
 مجھ مروت ہے اسی شاہی گھرانے کیلئے
 اس میں بستر ہے نہ تکلیف ہی سر ہانے کیلئے
 راہ تل بہر ہی نہیں اکہین جانے کیلئے
 کوئی تو تربت پہو آنسو بہانے کیلئے
 دل وہی ہے جو بنا ہوا داغ کہانے کیلئے
 اس بلائے عشق سے بچا چہڑانے کیلئے
 ہم ہی ان موجود ہیں اکہین بچانے کیلئے
 اُنکے مشکل کشا میرے بچانے کیلئے
 چلے یا ہوگا کہیں بنے بلانے کیلئے

جلیل جناب جلیل حسن صاحب سکرٹری میراثیات گورنمنٹ ایڈمنسٹریشن علیہ الرحمۃ

دل ہو کیا رضی ترے کوچے جانے کیلئے
 وصل کی شب کیسے بچتا ہے وہ مجھے روٹھ کر

پاؤں بھیلاتی ہے نیند اکہین جانے کیلئے
 ڈالیں ہاں جو گر دن میں نہ کیلئے

غیر ملکی
 وصول ہوئی ۱۲

بد مزاجی کا تری لوٹے مرہ کیوں مدعی
 سیر و نیکی دکھاتے ہیں منہ سکر غیر کو
 میں تہمین موسیٰ جو پردہ سی نکالوں یار کو
 ہم نگاہ باغبان میں ہستی ہیں اسے ہر صیفر
 کیوں بلین اپنی جگہ سو ضعف میں ہم کچھ
 دیکھ لے بلکین اٹھا کر ایمر صیاد اوسر
 بزم میں مجھ کو جلائیے تہمین کیا فائدہ
 گلے بونے گل کھل کر کستہ ربر باو ہے
 میری قسمت کیا جگائیں گاہ لطف سے
 آنکہ دکھلاتا نہیں صیاد اگر باغ میں
 ہم تو آئیں کہنے میں پہونکدین جہل جگہ
 بوسے گل تنکدین میں گرہوں کے خچہ میں ہم
 بے نہاری دل نوازی کے تری صفتو شار
 گر تلون کیا ہی ہے رنگ طبع یار میں
 اسل صلیک کو لازم ہے الجہن عشقین
 ہاوی میر ہاتھ تو کچھ ہی نہوں اور ای صتم
 امتحان اپنی محبت کا لیا کس کس طرح
 بعد استاد غنیمت دم انکا حلیل

تیرے منہ کی گالیاں میں کیکھانے کیلئے
 اشک آئے اور میراجی جلائے کیلئے
 اک صد کافی ہی میرے لٹ جانے کیلئے
 شاخ کیا نازک سی چاٹنی شیانے کیلئے
 رنگ چہرہ کا ہی کافی آنے جلنے کیلئے
 چاہیں دو چار تنکے آشیانے کیلئے
 شمع کیا کم ہے یہاں آسپہانے کیلئے
 پھرتی ہے اوارہ بلبل شیانے کیلئے
 آنکی آنکھ میں ہیں قحط جادو جگانے کیلئے
 لوٹتی ہے برق میرا شیانے کیلئے
 ڈھونڈتے بلبل کوئی دلکش نے کیلئے
 شاخ کی کیا ضرورت آشیانے کیلئے
 ہمتو میں تیرے لوتے ہے زمانے کیلئے
 کوئی نیرنگی پنچھوٹے کی زمانے کیلئے
 گیسوے خدار میں دکا رشانے کیلئے
 ہار گردن کیلئے بدھی ہوشانے کیلئے
 حورون کے قہر سناے آزمائے کیلئے
 مایہ صندان میں آخر زمانے کیلئے

اعظم - جناب میر پاور علی صاحب تلمیذ حضرت انور دہاوی

کوئے قاتل میں چلا ہوں سترنے کیلئے
وہ بت خود میں چلا ہے خیر ہو بار خدا
سہتے سہتے جو تیرے چلے عشاق
وہ کہیں گہرا نہ جائیں میں بہت کسں ای
میکرہ میں چلے دیکھو حالتِ زاہد را
شکر ہے بعد قایمہ فر ہے محکو نصیب
کس قدر مضبوط ہوں عظم ناشاد کا

دست ظالم کی صفائی آزمانے کیلئے
محفل اغیار میں میرے جلانے کیلئے
میں ہی باقی ہوں ستم ترے اٹھانے کیلئے
مستور ہوں میں تو دغا دل دہانے کیلئے
لیگئے ہیں گہیر کر سبکدوش پلانے کیلئے
آئے ہیں وہ پہول تربت پر چٹانے کیلئے
سید بڑک جاتا ہے دیکھو سر کٹانے کیلئے

سلام جناب امیر الدین حسین صاحب دارالافتاء حضرت جدیدی کنتو می مقامی کی یادوں

تہنستے میں غیر سے محجو روالے کیلئے
وان بہانے ڈھونڈ ہے جاتے ہیں انکیلئے
آمد و شد نے نفس کی سب ظاہر کر دیا
تیری آنکھوں سے ہو ظالم راز الفت شک
اتو میں نگ تلون میں بلا کی شوخیان
آتش الفت کو بڑھایا ہوا سے آہ نے
خاطر بلبل بھی ایسی یاد لازم ہے تجھے
ہے سمند فکر جولان مرح شاہ حسن میں
لبوں بگڑے تھو سوال وصل پر جانے ہی

ہے مجھ بجلی خرمین عشرت جلائے کیلئے
 بیان تقاضا جان کا ہے منسوبانے کیلئے
 دار فانی میں ہر اک آیا ہے جانے کیلئے
 ساری ظاہر و اریان ہیں دکھانے کیلئے
 یہ زمانہ ہے ترا تو ہے زمانے کیلئے
 پھر گھٹا غم کی اٹھی بجلی گرانے کیلئے
 شخ گل رکھ دے قفس پریشانیے کیلئے
 چاہئے بال ہباب تاز یا نے کیلئے
 منہ چھڑا تھا فقط تھو ستانے کیلئے

اس زمین میں اور اک تازہ غزل لکھو سلام
جمع ہن احباب یان سننے سنا نے کیا

<p>ہے بہانہ ہجر کا آنسو بہانے کے لئے عاشقوں کے ساتھ اب لطف مدارا چاہئے آتش گل اور پیر کا فی صفائے بلغ نے آگے بھی دن کے بے شبستان کو الفت خال سبھ نے کر دیا پابند زلف پہونکتا ہے خاد آباد کو گھر کا چہرے ہی یوں نہیں گشتگی لازم اسیر زلف کو پاتی ہے کچھ قناعت میں صدف کو دیکھ لے چار جانب ملک میں امیر ماضی کی کہیں بلبل گلزار حسن ہر وقت ہوں اے سلام</p>	<p>پہر چمکے دل میں ابھی سحلی گرا نے کیلئے چھوڑ دے طرزِ جفا ظالم زمانے کیلئے تنکے بلبل کو ملین کیا آشیانے کیلئے شمع بنجائینگے عاشق سرکٹانے کیلئے دام میں تقدیر لائی تجھ کو اے کیلئے دل سے شعلہ اٹھتے ہیں تیرا لے کیلئے حبطِ رح دورِ تسلسل ہے زمانے کیلئے اتنی سرگردانیان کیوں آج دل لے کیلئے زر ہے آنے کے لئے افلاس جانے کیلئے چاہئے اشتیاق طوبے آشیانے کیلئے</p>
--	--

رباعی

<p>ہے الفیہ یہی قصر عافیت کی بنیاد نوبت سے صدا آئے کہ آباد آباد</p>	<p>تا حشر ہمارا راج رہیں دہر میں شاد ہر روز ہوں سامان مسرت افروز</p>
---	--

ایضاً

<p>باقی نہ کہیں نام کو محتاج رہیں تا دیر سلامت یہ ہمارا راج رہیں</p>	<p>قایم اہل کرم کے سرتاج رہیں - ناقص نہ ہو تو صدا آئی سلام</p>
<p>عالمِ جنات عالمِ کبریا میرزا محمد رضا خان کیتا نیاز محمد رضا خان</p>	<p>عالمِ جنات عالمِ کبریا میرزا محمد رضا خان کیتا نیاز محمد رضا خان</p>
<p>آج اس بیت کی کیا ہے وعدہ اے کیلئے خیر کو وہ ہاتھ میں ہندی لگانے کیلئے</p>	<p>منتظر ہم ہی ہیں ہاں انہیں پہانے کیلئے ہی یہ سامان میر و لکاحون پہانے کیلئے</p>

انکھ سے دل تک ہو گلزارِ تنہا کی بہا
بعد مرنے کے ہوا سر سبز باغ آرزو
لے شب غم ہو گئے اُن کر چاہنے والے ہزار
ہین وزارت کے لئے مژدوں کشن شاشا
آپ آئین تو کہی ہماں بنکے میرے گہر
آپ آئین ہماں تقدیر لائے تو وہ دن
کیسے ڈنٹے ہو بیٹھو آؤ پہلو میں سر
روح تڑپے قبر میں ایک حشر برپا ہو گیا
کس طرح جائیں جن جنک نہ ہو حاصل مراد
میرے غم کی داستان سنئے جبکہ کو تھا کمر
لے دل نادان ذرا تو صبر کر بہر جن را
بہر طرف گلشن میں ہوا ک شور آئی فصل گل
اُنکی قدر کے تماشے میں یہ عالم دیکھو

خوب رستم میرجاں آنے جانے کیلئے
آئے ہیں وہ پہول تہمت پر چڑھانے کیلئے
کیا ہین ہین صدفِ وقت اٹھانے کیلئے
حکمران بے جا بنے ایسا زمانے کیلئے
شوق استقبال کو جائیگا لانے کیلئے
ہم ہیں حاضر سر پر انکو نہ بیڑ بٹھانے کیلئے
کون آسکتا ہو یاں شکو اٹھانے کیلئے
وہ لہر پر آئی جب آنسو بہانے کیلئے
دور سے آئے ہیں قسمت ان مانے کیلئے
بعد مدد کے میں آیا ہوں سنائے کیلئے
درد خود اوٹے گا اب و نکو بلانے کیلئے
بیلیں ختی ہیں تنکے آشیانے کیلئے
ایک آنکھ لئے ہو ایک جانے کیلئے

ابریہ جتنا غلام و تنگ صاقلین حضرت حبیب صاحب کنتوری

گل پے گلچین عناد دل خاں کہانے کیلئے
نتین کرتا ابھی میں اُسے آنے کیلئے
وصل کی شب مختصر ہے ہجر کا قصہ دراز
رشتہ کے خود پہاں چکا ہے خرمن جانِ زہر
سیدہ گاہ ہے پرستان ہے دیہرِ مغان

ہم ہیں اس گلشن میں باغِ غم اٹھانے کیلئے
کیا کروں پر موت آئی ہو بلانے کیلئے
مدتیں درکار ہیں سنئے سنائے کیلئے
کوئی برق آہ کیا اسکو بلانے کیلئے
لفظِ حرمِ خاص ہی اس ستارے کیلئے

<p>طاثر رنگ خنا کو آشیا نے کیلئے دقتیں لاکھوں ہیں اب تو لب آئے کیلئے دامن رحمت ملا ہے منہ چہانے کیلئے دھونڈتے ہو کیوں بے بات بننے کیلئے شعلہ نار جہنم کو بھانے کیلئے</p>	<p>آج قسمت سی ملی ہے دست شک گلشن جا ایک دن وہ تھا کہ گرد و سبز گز جاتی تھی تو نے اوستا ہر مجرم کا پردہ رکھ لیا صاف کہہ دو مہربان ہم تیرے گھر تہن روز محشر ہو گا کافی دامن ترا بر کا</p>
<p>دوسر کوئی نہ تھا کیا آدمی نے کیلئے کیا ہمیں نہیں روز و شب و آٹھانے کیلئے دل تڑپتا ہے چمن میں گھرنے کیلئے آئی تھی گویا وہ میرا دل دکھانے کیلئے دل بتا دیتے ہیں انکو ہم نشانے کیلئے آئے ہیں مقتل میں کسکا خونہانے کیلئے شرم اونکو روکتی ہی یکتا نے کیلئے ساتی کوثر تو ہے پانی پلانے کیلئے</p>	<p>خوب محمول گئے ہم دل دکھانے کیلئے غیر کا بھی امتحان کرنا ہے لازم ایکبا تا کجا طہین نفس میں چھوڑے صیبا دیکھتے ہی پیاری صورت بیتیاری بڑی بزم میں جب دیکھتے ہیں وہ نگاہ ناز سے سرخ جوڑا بر میں ہے اور تیغ ہے زیب وصل کا وعدہ کوئی کس طرح پورا ہو سکے گرے محشر سے کیا ہو سیف خنثی</p>
<p>اور ہم پیدا ہو صدحو اٹھانے کیلئے آئے اب تو جنازہ کو اوٹھانے کیلئے یہ ہی پہلو اک نکلا لاسانے کیلئے یہ تنہی اپنی نکالی ہر ولانے کیلئے</p>	<p>آپ میں عشاق کو نافرستانیکے لئے اُن سے کہنا آخری پیغام یہ قاصد پاس غم کوں کوٹھانے ہیں ہمارے کیون لیا کرتے ہو میرے سامنے غیر و کناہ</p>

عشق نرگس کو بھی ہے اس نرگس مجھ سے
بہر ہمارا غنچہ دل کہل گیا زیرِ یل
تجھ کو ہو سکتا نہیں ہرگز کبھی وصلِ خار

منتظر ہے باغین آنکھیں لانے کیلئے
قبر پر آئے جو وہ چادر چڑھانے کیلئے
حیثم جانان ہے مے الفت پلانے کیلئے

جلی آجما نو آبیر مصطفیٰ علی خان صاحب شریف زانوہیہ ابوجہاگرم شکار و سخی

اے دین دنیا میں منعم گنہگار کیلئے
حقیقت ہو چکی آیا مسیحی کا وہی
لے شہ خوشبو عیشے سنگ مر کی تلاش
دہلیان قنق کی روز وصل دیتے عیویش
بلبلو بھ وقت ہر شور مبارکباد کا
باد دولا لے ہن ذکر وصل کہے در ہجر
غیر منہ سے اپنے کہتا یو کہ میں ہن رز
بل لسی فصل بہاری ہو گیا ویران باغ
رہے ہن منتیں لیکن نہیں کچھ ہی اثر
رود رہی ہن حال دل سن گدوہ میل جلی

اس سر میں چھوٹی چھائی ہے جانے کیلئے
آئے ہیں کسوقت مروت جانے کیلئے
سر مرا حاضر ہے تیرے آستانے کیلئے
چہرے اچھی نکالی ہے ستانے کیلئے
آئی ہے فصل بہاری گل کھلانے کیلئے
ہو گیا ظاہر نہایتیں لانے کیلئے
بوریا تک ہی نہیں گھر میں جانے کیلئے
آئی ہے مصر حرمین خاک اڑانے کیلئے
بگڑے بیٹے ہیں رش و صلح جانے کیلئے
شرط ہی تاثیر ہی ہونی فسانے کیلئے

سعید۔ جناب مرزا غلام عباس صاحب تلمیذ حضرت سخی مدظلہ

وہ بجاؤں ستیہ خون بہانے کیلئے
یہ وقت صاف کی دہش و لہو تم ڈراتے ہو مجھے
یہ بھی اُسکی شان پر فصل خزان لوگوں میں
سدا سے وہ حسین سایل کو دیتا ہے جو اب

کون کون آتا ہے دیکھیں ہر کٹانے کیلئے
جان جانیکے لئے ہر پاکہ آنے کیلئے
بلبلین زندہ رہیں آنسو بہانے کیلئے
حسن کی دولت نہیں کچھ لٹانے کیلئے

زندگی میں تو نہ عاشق کی نکالی آرزو جائے عبرت ہے نہ حسرت کے سوا کچھ لگیا غیر کی تعریف کرتے کرتے کیوں سالت ہو قبر پر آئے ہیں وہ ہمراہ لیکر غیر کو نہ ہے غضب پیش از سحر مرغ و موزن وین روز تازہ ظلم ہوتے ہیں کہانتک سہون کیا بہلا حکم کو فشار قبر کی بہشت سعید	قبر پر آؤ گے کیا حسرت مٹانے کیلئے کوششیں فارغ کیں کیا حق خزانے کیلئے اور کچھ فقر و ستاؤ دل دکھانے کیلئے حسرتیں عاشق کی مٹی میں ملائے کیلئے ایک سے ہی ایک بٹ بٹ کر جان بھانے کیلئے دل کہا نسو لاؤں مجھ صدمہ اٹھانے کیلئے بو تراب آئیں گے مگر قد میں بچانے کیلئے
---	--

سخن جناب منوہر پرشاد صاحب تلمیذ حضرت سخی

آئکھلے تو کبھی صورت دکھانے کیلئے پہیر دی تو اریسے حلق پر کیوں اپنے آتش بغض و حسد کی چہرے چھاڑا چہرے کیوں چمن سے دور کرتا ہو تو تنکے باغبان باندھتا ہے کسلے صیاد تو کچھ خیر ہے گر سخن سنجو ہوا ہے شاعر کی شوق اپ	ہام پر روکا ہے کس نے جانے کیلئے میں ہی تھا کیا جوہر تیغ آزمائے کیلئے کیا ہمیں تنے بلایا تھا جملانے کیلئے کچھ تو رہتے دے ہمارے شیانے کیلئے کہول دی تھوڑی سے پر بازو لانے کیلئے ہو تو شاگرد سخی کچھ فیض پانے کیلئے
--	---

بہتر - جناب انبا پرشاد صاحب تلمیذ حضرت سخی

عار تھا پہلے تو جانکو تن میں لانے کیلئے نزع میں دیکھا فرشتے کو تو میں سبھا ہی کس طرح بیونہ فرمالش حسینوں کی اورا کاوشوں میں مبتلا کرتی ہی کیوں دنیا کو	اب مڑتی ہی یہ کیا کیا اس سے جانے کیلئے قاصد دل مار آیا ہے بلانے کیلئے ہم فقط پیدا ہوئی ہیں رائے اٹھانے کیلئے چند دن مہمان میں آئی ہیں جانے کیلئے
---	---

اور تو احباب سارے فن کر کر چلی گئے
تہا مقدر میں یہی جو کچھ ہوا اچھا ہوا
سوئے پائے تختے کچھ بہر کے زیرِ قہر
شمع و یونگی محبت سبب دلمین نہیں
باغبان ایسی ہے بربادی پکیوں تیری
بے سبب ہلوگ کب پیدا ہو ہیں دیر
شومی قسمت تو دیکھو سو کھ جاتی ہو وہی
ہی سخن سنجو کئی محفل قدر ہو کئی ای

بیکسی ایک گھٹی چو خاک اٹلنے کیلئے
 کیون تڑپتی ہے یہ بلبلِ آشیانے کیلئے
 شورِ محشرِ سر پہ آپہنچا جگانے کیلئے
 آگ یہ بھڑکی ہوئی ہو گھر جلانے کیلئے
 چھوڑ دو ننگے تو میرے آشیانے کیلئے
 آئے ہیں اجڑی ہوئی بستی بسانے کیلئے
 تاکتا ہوں شاخ جو میں آشیانے کیلئے
 پڑے غزلِ حلی کہول کر تو دلوانے کیلئے

مسرور۔ جناب بھیکراج صاحب شاکر حضرت سخی

بام پر جلد آئی جلوہ دکھانے کیلئے
 کیوں ادھر تیر مڑھ چلتے نہیں کیا بات
 اسکی تیغ شرم نے گہا اُل کیا ہو دل حکیم
 ایک مدت سے تمہاری وصل کا دلیں میں
 نزع کے آثار میں مہان کوئی ساعت میں
 قبر پر اپنی بہی تاثیر عشق گلر خان
 دم لبو نیر اگیا ہے اشتیاق دید میں
 سینکڑوں گہا تو جسے قتل ہو عشاق
 اس گہر کی آبر و ناض ملا دخی خاک میں
 ایک و جز میں نہو گا حال الفت کا رقم

دور سے ہم آئے ہیں اگلیوں نے کیلئے
 دل مرا موجود ہے قاتل نشتہ کیلئے
 چاہئے تارنگہ ٹانگے لگانے کیلئے
 خانہ ویران کو اب آؤ بنانے کیلئے
 مستعد بیٹھے ہیں ہم دنیا سوجانے کیلئے
 چادر گل لوگ لاتے ہیں چڑھانے کیلئے
 آئیے جلد آئیے صورت دکھانے کیلئے
 کچھ تو باقی رہنی دو صبا زمانے کیلئے
 دل دیا تھا تم کو نظر و نشو و گراں کیلئے
 ایک فتر چاہئے میرے فسانے کیلئے

<p>بھو فقط سامان ہے میرے مٹانے کیلئے شکل انکی بہولی بہولی دل بہانے کیلئے تار گیسو چاہے نانکے لگانے کیلئے آئی ہیں مسرور لوہکو بلانے کیلئے</p>	<p>چال کب الگ ہیلوں کی چلتے ہیں ناسے عشوہ و ناز واداکی کیا ضرورت کم تھی تیغ ابرو کے ہیں دل پر زخم میرے جا بجا کہتے ہیں کس ناز سے وہ جب بھی جاتا ہوں</p>
<p>شوق سے حاضر ہوں اپنا کمر لے کر اب تو منگو یا پے پیچ نہ کہانے کیلئے میں ہی پہندی دل حشی پہانے کیلئے یاد آئیں نقش ہستی کو مٹانے کیلئے آئے وقت اپسین صورت کہانے کیلئے عاشقوں کو لخت دل ملے ہیں کہانے کیلئے بیٹھے گر شمع سان آنسو بہانے کیلئے</p>	<p>آئیں وہ مقتل پر چکو آزمائے کے لئے سب خط کے عشق میں جینی سے وہ بیٹھا ہوں کہتے ہیں وہ دوڑنے اپنے بچا کر دام زلف ہجر کے صدموں سے بہتر ہے کہ آجائی رضا ایک خط بھی کہان ٹھٹھری وہ بالین پر مدتوں سے ہے دیا ر عشق میں قحط و قح در و فرقت کی کہانی آپ کو کامل سنا</p>
<p>مشق کامل کہتی ہیں جا دو چلانے کیلئے ہیں کمر شمع رتب دیوانہ بنانے کیلئے کرتے ہیں سامان ساری وہ چلانے کیلئے وعدہ امروز فردا ہی بہانے کیلئے دی ہیں انکھیں جرم پر آنسو بہانے کیلئے کون ملے گہر میں تھا آنسو بہانے کیلئے</p>	<p>مستعد کہ نہیں ہیں اوکی دل چرانے کیلئے چپتی ہیں طاہر کبھی تھکتے ہیں میرے روبرو ملے ہیں اغیار سے محفل میں میرے روبرو جان ہی جائے اگر ایفانہ نہ ہو پیمان وصل نسخہ اکسیر ہے اس سے بھل ہو گئے گنا شرم سے آئے نہ تم گر لاشیں میری صنم</p>

رہنت - جناب شاہ مخدوم محمد الحسینی شاگرد حضرت شیعہ

عیش و عشرت میں اپنی عمر کو برباد کر
صد فرقت سے جان آنکھوں میں سے الٹ ہو کر
تیغ ابرو کی برش گردیکھنا ہو دیکھئے
یا کہیں شہت سے رفعت ہے یہ دھیر نفیس

عقل سب کو حق نے دی مہتی مٹانے کیلئے
اب بھی وہ آتے نہیں صوٹ کھانے کیلئے
ہے گلا حاضر ہمارا آ ز مائے کیلئے
جان کعبہ کے لئے جو دل جلائے کیلئے

سرور۔ جناب احمد علی صاحب پلید حضرت میکیش تہانوی

نعمتیں دنیا کی ہیں سارے زمانے کیلئے
 آج آمادہ ہے وہ قتل میں آنے کیلئے
 جب کبھی جاتا ہوں اسکی بزم میں کہتا ہوں
 یہ عبتِ تمکو صتم اپنی جوانی پر گھنٹا
 شوقِ نعل میں چلے آؤ مرے اچھا
 بعد مرنے کے ہی تو راحت نہیں ہکو ملی
 ہجر کی سبب میں بھی تو کجختِ موت آتی نہیں
 آج تو کچھ شام ہی سے آرہی ہیں ہجکیان
 زندگی پر چار دن کی کیا تکبر ہم کریں
 میں نہ بلبلِ مومن اگر ہو فکرِ آبادی مجھے
 لچلے تھے دیو پ میں فنا نیکو لاشِ سرور

لحنت دل بہکو دی ہیں جس نے کہا نے کیلئے
دل میں ہی جا پہنچیں ہم سہی کٹانے کیلئے
آتے ہو ہر روز کیوں جھکوتا نے کیلئے
حسن کی دولت فقط آتی ہے جانے کیلئے
گھر تمہارا ہے تکلف کیا ہے آنے کیلئے
قبر میں پہنچے فرشتے یہاں لہانے کیلئے
اے قصار و کاہر کس نے سب کو آنے کیلئے
آدمی پہنچینگے وہ میرے بلانے کیلئے
آدمی سب آئے ہیں دنیا میں نے کیلئے
برق تنکے چمکے لائے شعلے کیلئے
اگیا خود ابر رحمت شامیل نے کیلئے

صاحب عالم محمد الدین صاحب الکرامت و شوق الامور مع کرامت شریفه

ہینچتے ہو تیغ کس کو آ زمانے کیلئے
چھڑتے ہیں دمیدم محکوم لائے کیلئے

دوسرا کیا اور یہی ہے سرگٹا نے کیلئے
مسکراتے ہیں وہ پہر بجلی گرانے کیلئے

<p> ہم تڑپتے ہی ہے یاں سرکٹانے کیلئے تجھ سے کیا میں نے کہا تھا شوکھانے کیلئے نکلے کوئی راستہ ارمان جانے کیلئے سوک میں بیٹھے ہیں وہ آنسو پہانے کیلئے آج وعدہ اُن سے ہے جلو دکھانے کیلئے ہمنشین اچھا تھا یہ صد اٹھانے کیلئے </p>	<p> واہ ری قسمت کہ خنجر حلق دشمن پر بھرا صدہ عشق بتان سیکوں ہے ایدل بتیار تیرا کایسا لگا ہو جائے دل کے وار پار گو خوشی ہے غیر کے مرنے لیکن ہی سرخ دیکھنا ہے بخودی مجھ کو نہ کم کرنا کہیں رخ بہتے بہتے دل سے صد بانی ہو گیا </p>
<p> صیغہ جناب محرم علیہ السلام جان چھی بیٹھے ہیں جو سرکٹانے کیلئے صبح سے بیٹھے ہیں دھندلی لگانے کیلئے وہ سچائے تو شانہ ہلانے کیلئے آئے ہیں وہ میری میت اٹھانے کیلئے ہم ہی میں موجود آئینہ دکھانے کیلئے ہم چلین گردن جھکے سرکٹانے کیلئے اندون مجبور ہے دم آنے جانے کیلئے لاکھ آئے فتنہ محشر اٹھانے کیلئے بام پر آتے ہیں وہ جلو دکھانے کیلئے شمع سان بھگو سر مچل جلائے کیلئے تلے کرتا ہوں میں انکا دل لانے کیلئے آدمی پر آدمی بھیجے بلائے کیلئے </p>	<p> تیغ اوپر کیجئے ہو آزمانے کے لئے خوب ہاتھ آیا بہانہ یاں نہ آنے کے لئے دیکھتا میں قبر میں اٹھ بیٹھا ہوں یا نہیں اپنا مرنا اپنے حق میں کیا مبارک ہو گیا دیکھئے بچکانی کا دعوے سمجھ کر کیجئے وہ ہی دن آئے الہی آئین وہ خنجر بکھ ہے وہ ارمان تو نکا اپنے خانہ دل پہنچ اُس گلی سے اب ہم اٹھیں گے فکل فتن یا دیکھئے کس کس کو غش آتا ہو سیکو کیلئے غیر کو کیا اپنے پہلو میں لئے بیٹھے ہیں وہ دیکھنا بھیجیں ہو کر خود نہ آئیں تو سہی وہ نہ آتا تھا نہ آیا میرے گھر اللہ رسی </p>

گر بے ملتا تو ملو اب وعدہ فردا ہو کیا	عذر ایسے تو بہت ہیں بہانے کیلئے
بیوفا آخر محبت میں مروت شرط ہے	یوں تو ناسحق ہیں بہت باتیں بناتے کیلئے

عالی - جناب رشید الدین خان صاحب تلمیذ حضرت میر تقی میر

فضل گل تیار ہی گلشن میں آنے کیلئے	بلبلوں نے کہوین منقار میں نہانے کیلئے
تم کو خالق نے بنایا ظلم ڈھانے کیلئے	اور ہم پیدا ہوئے صدمہ اٹھانے کیلئے
ہیں کہاں دعویٰ تھا جنگل و زخم کہاں کیلئے	مسعود بیٹھے ہیں و تبغین لگانے کیلئے
شوق سے جب چاہو آؤ تمہارا ہی مکان	کون تم کو روکنا ہے دلیں آنے کیلئے
واہ رے قسمت کیا کچھ یہ نہ زلو آخرت	یہ ہمیں معلوم تھا آئین میں جانے کیلئے
کوئی کام آتا نہیں حضرت دل بعد مرگ	خویش و سرگاہ نہ ہیں سب باتیں بنانے کیلئے
واہ رے قسمت اٹھیں کو اڑ گئی لیکر ہوا	ہمتے جو رکھے تھے تنکے آشیانے کیلئے
کون اٹھائیگا تمہاری وارتق نازکے	وہ ہمارا دل بننا ہے زخم کہاں کیلئے
کونے گل کی ہے آدھ گلشن عالم میں اب	غچہ گل ہے ہر اک دامن بچھانے کیلئے
مال کیا گر جان بھی جاہو اس میں دریغ	چاہئے یہ شرط پہلے دوستی کیلئے
بے سبب دل میں جگر میں ہیں ہنسنے سو زخم	رستے تیرے کچھ ہیں یہ آنے جانے کیلئے
حسن سے تیرے ہوا شرمندہ کچھ ایسا قمر	دھونڈتا ہوتا ہے پہلو منہ چھپانے کیلئے
ہے کہاں وہ تیغ بران چہ تم کو ناز تھا	سیکڑوں عاشق کھڑے ہیں کٹانے کیلئے
کیوں بنیاتی ہے تو اب اپنا نقشیں عجیب	کوندی ہیں بجلیاں اس آشیانے کیلئے
دیکھیں ہاتھ آتا ہے کسے انکا اب حال	مرغ دل لاکھوں مضطرب لکھانے کیلئے
غرق دیئے گئے ہم عمر بہ عالی ہے	پیش خالق جائیں گے کیا منہ کہانے کیلئے

سبزو خط دیکھنے سے ہو گیا جینا و بال کوئی موقع ہی نہیں ملتا ہے اوتا یا ان محجو	بیٹے ہیں عاشق ہزاروں سرکہا نے کیلئے کس طرح سے جاؤں حال دل نے کیلئے
شید اجناسیہ محمد حسین صاحب آبدی تلمیذ حضرت شوق حنفی	
آئے وہ مقتل میں خنجر آزمانے کیلئے سرخ جوڑے بر میں خنجرے خانی ہاتھ میں دی وزارت شاہ نے راجہ شن پرشاہ کو یون در دلداسے ہم تل نہیں سکتے مگر آفرین لے جذب الفت اہ کیا کہنا ترا تو نے پہو کی میری ہی کشت تمنا افک تبع ابرو سے گلہاں کا اب کٹ جائیگا	لب ہے جان حزمین بیابانے کیلئے آج یہ سامان ہو کسا خون بہا نے کیلئے کیا خوشی کا دور آیا ہے زمانے کیلئے غیر کے بدلے قضا آئے اٹھانے کیلئے آج آئے ہیں وہ خود محکوم بلا نے کیلئے اور خرمین تہا نہ کیا بجلی گرا نے کیلئے ستوڑہ ہو گئے تیور چڑھانے کیلئے
شباب - جناب میر علی صاحب صاحبزادہ تلمیذ حضرت شوق حنفی	
آئے ہیں خنجر بکف وہ خون بہا نے کے لئے لے دل نادان ٹہر جا مضطرب اتنا نہو ہم صغیر و بیکجی قسمت کی ہے میں کیا کہوں استقدر شوق شہادت ہو کہ سر پہ تن پہ چہوڑ کر افسانہ اپنا مر گئے فریاد و فیس کس طرح سے میرے لب تک آئی حرف عا	سر بکف ہم ہیں یہاں گون گنانے کیلئے قاصدا با وصل کا مژدہ سنانے کیلئے پہن گیا کچھ قفس میں کب و لانے کیلئے ہے نزاکت اُنکو مانے تیغ اٹھانے کیلئے رنگے ہم عشق کے صدمہ اٹھانے کیلئے ہے زبان افسانہ فرق سنانے کیلئے
مفتوح - جناب میر وفحسینی صاحب قادی مشائخ قصبہ ٹیکمال	
دل ملا عاشق کو بار غم اٹھانے کیلئے	اور چشم تر ملی آنسو بہانے کیلئے

<p>تایا بقایم رہیں شاہ ولیعہد و وزیر قص اس جلسہ میں ہر مجاہد سب اہل حق</p>	<p>یہ دعا لازم ہے اب ساری ماں کیلئے ہم ہی چند اشارے ہیں سنا کیلئے</p>
<p>ذوقی - جناب حافظ احمد عبد القدیر صاحب تلمیذ حضرت محفوظ عمرہ کا فرسہ عاشق کو لبہا نے کیلئے اے سجا جلد آنکھ کو بچا نے کیلئے اب ترے بیمار کو اللہ بجائے تو بچے وہ نہیں گریاں اپنے خیر انکی یاد ہے حضرت دل آہ و زاری سے نہیں کچھ بار الفت وہ بلا ہے الحفیظ والا مان شرم آتی ہے ہمارے سامنے آتے ہو خاطر نازک کو صدمہ ہو بجائے خوف حال یہ ہے اُنکے آتے تک نہیں بچنا میں اک جہان کش ہے تیرا اک جہان بجل ہوا اے سنگرتیری شمشیر روان کا دم ہے اُسے سنگرمیری مرنے کی خبر میں یہ کہا یا تو عہد وصل کا لے لینگے یا سردینگے ہم</p>	<p>کامل پر پیچ ہے دل کو ہنسنا نے کیلئے منع میں ہوں دم کوئی دم میں جانے کیلئے سانس باقی رہ گئی ہے آنے جانے کیلئے کم نہیں ہے مجھ ہی کچھ تکیں پائے کیلئے کچھ تدبیر کچھ اوسکے بلانے کیلئے چاہئے تیرا دل اسکو اٹھانے کیلئے غیر سے ہیں مستعد انہیں لڑانے کیلئے عذر کیا قصہ مجھ اپنا سنا نے کیلئے کیونہ رحمت کہتے ہیں گھر میرا نے کیلئے تو پیام موت ہو سارے زمانے کیلئے رستہ ملک عدم کا ہے بتانے کیلئے کیا کیسے کوئی کہ سب آئے ہیں جانے کیلئے آج ذوقی جاتے ہیں بگڑی بنانے کیلئے</p>
<p>صوالت - جناب ابو ظفر حافظ احمد عبد العزیز صاحب تلمیذ محفوظ اب بھی شکوہ عذر ہی صورت کہا نے کیلئے ہے سے وہ دن کہ جب مصل ہے اٹھنا تیرا</p>	<p>تھوڑا عرصہ رہ گیا جان جانے کیلئے تہام لیتا تہام راہ من بٹھانے کیلئے</p>

<p>لے اثر اب تو مدد کر وقت ہے انداد کا شکر کی جا ہے کہ بہو لا فتنگہ کی راہ جب تم سحر سمجھے ہو جبکو رو روشن کا ہے میری آنکھوں نہیں سما کر آگے دل میں مر جا اے جذب الفت واہ لے آہ سا سات اونکے دم بھی جائیگا مراجع وصال ہاے میری بیکسی ہو نہیں دین کی بھی بال حضرت نامح نہیں کم دشمنوں سو آپ ہی دست نازک سے چلبلی تیغ میرے جلو پہ گر شون خوشی اچھی نہیں صولت کہی</p>	<p>جذب ل جاتا ہے آنکھ کینچ لانے کیلئے موت میری اگنی رستہ بتانے کیلئے کیون ابھی سے ہو گئے تیار جانے کیلئے رستہ اچھا نکالا گہر میں آنے کیلئے تم نے اچھی کوششیں کیں لانے کیلئے جان جانے کے لئے ہے موت آنے کیلئے ہے فلک ہی گہات میں بکھڑانے کیلئے روز آتے ہیں ہمارا مغز کہانے کیلئے خیر ہو آتے تو ہو طیرا اٹھانے کیلئے حق تو یہ ہے ہم ہی تلوئے میں جانے کیلئے</p>
--	---

ہنر جناب غلام محمد صاحب تلمیذ حضرت محفوظ صاحب

<p>و صل کی شب لیکے تکیہ میں سوتے ہیں روشنائی اسطر حکی بنے تو دیکھی نہیں ایک جہان طالب تمہارے وصل کا ہے جان بعد مرنے کے کفن منہ سے نہ سر کاؤ مرے آج اپنی زاہد و پرہیز گاری ہو چکی و صل کی شب تم نفا ہو جاؤ گے گریہ نصیم مستعین ہیں ہی ہوں منہ بربا کو چھوٹوں ہی آپنے دشمن سے چاہی داد میرے عشق کی</p>	<p>میں تڑپتا ہوں کلیجہ سے لگانے کیلئے دل پہ پہلے مانگتے ہیں منہ دکھانے کیلئے کیا تمہیں پیدا ہو سارو زمانے کیلئے شرم آتی ہے مجھے صورت دکھانے کیلئے بیٹھے ہیں سینہ پہ اب بے پلانے کیلئے جان نکلیگی میری شکوہ مناسنے کیلئے تم اگر تیار ہو بجلی گرا نے کیلئے کم نہ تھی یہ بات میرے جلالنے کیلئے</p>
--	---

مانتے ہیں ہم بھی تمکو شاعری مثل ہو	کچھ تو رکھ چھوڑو ہنر سچلے زمانے کیلئے
<p>اک دل بیتاب ہی لیٹتا ستارے کیلئے</p> <p>قتل کرتے ہو کرو جھکوا پر وا نہیں</p> <p>اور بھی دنیا میں مجھے سیکڑوں ہیں غمزدہ</p> <p>لے دل مضطرب جاننا نہ فرط شوق میں</p> <p>اشتقاق دید میں بے چینیان سہکوا دہر</p> <p>اک گھڑی بہر میں ثبوت عاشقی ہو جائیگا</p> <p>آج اپنی جان کی صولت نہیں ہی کچھ</p>	<p>صولت جناب محترم مومن علی صاحب تلمیذ بازرغ صاحب</p> <p>تم بھی طرہ ہو گئے جھکوا ستارے کیلئے</p> <p>موت آنے کیلئے ہے جان جانے کیلئے</p> <p>اے فلک میں ہی نہیں جھکوا اٹھانے کیلئے</p> <p>آہے میں وہ میرا لاشہ اٹھانے کیلئے</p> <p>اور اوہرا غرض ایہ نہیں کہ جانے کیلئے</p> <p>آپ آمادہ تو ہو لیں آزمائے کیلئے</p> <p>آدمی آیا ہے قاتل کا بلائے کیلئے</p>
<p>قصہ ہے قاتل اگر بسل بنانے کیلئے</p> <p>دیدہ پر خون دے آنسو بہانے کیلئے</p> <p>مرچلے لیکن نہ دیکھا وصل کا سامان کوئی</p> <p>پیار کی نظروں سے دیکھو گنگا نظر لگنا تو کیا</p>	<p>مجید جناب محترم عبدالحمید صاحب حیدر آبادی شاگرد حضرت نعیم</p> <p>بہنچہ تخریم میں حاضر زخم کہانے کیلئے</p> <p>کیا ہمیں تھے افیقت صدحہ اٹھانے کیلئے</p> <p>لاکھ ٹرگر میں اٹھانے کیلئے</p> <p>آپ پر چیتے ہیں کیوں میرے تارے کیلئے</p>
<p>غیر سے بہتے ہیں وہ ہکوروں لانے کیلئے</p> <p>بکیسوں کی قبر پر حاجت نہیں کجواب کی</p> <p>کوئی دم میں حوصلہ معلوم ہوگا غیر کا</p> <p>باتوں باتوں میں ہی کوئی روٹھتا ہوگا</p>	<p>غیمش جناب محترم انور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت کیفی</p> <p>کیا محبت کی تھی ہم نے دکھ اٹھانے کیلئے</p> <p>ابر رحمت ہو وہاں شامیائے کیلئے</p> <p>پہلے تم تیار تو ہو آزمائے کیلئے</p> <p>چھوڑتے ہیں آپکو ہم آزمائے کیلئے</p>

ہند کے مرنے سے میں رضی نہیں ہوں یا نبی
اے نبی میرے سامنے میں خوب دیکھوں آپ کو
خاک بالجائے حجاب کی گریار سؤل
یاد میں کا شرف کو پاتے ہن جو اکثر بہ قرار

دومہ دینہ میں نگہ ہر تہ بنا نے کیلئے
میں کہیں موسیٰ انہیں جو غش میں آئے کیلئے
اپنی آنکھوں میں رکھوں سرمہ لگانے کیلئے
خواب میں آئے ہیں صورت کہانے کیلئے

حسین۔ جناب حسین خان صاحب شاگرد جناب ضعیف صاحب

غیر کے ہمراہ اوٹے آپ جانے کے لئے
ہر گھڑی کرتے ہو ورنہ نظر کیوں اسطرف
توں روؤں کیوں نہیں مہیات میر سنا
اٹتے ہیں جس پر یہ بت کتے ہیں ہم پورا
ایسا ہی دن ہوا ابی وہ بگڑ کر ہو جھل
دل بزرگ گل شکستہ ہو گیا یہاں بزرگ
برقی کو کیا لاگ ہو بلبل سے گرتی ہو ہیں
رکے اپنے بے نباتی کا بزرگ گل یقین
نکلے تو خیر بجھ گھر سوہ قائل حسین

بیٹے تھے پہلو میں میل دل کہانے کیلئے
 نقد دل کیا آئے ہو میرا چرانے کیلئے
 وہ عدو کو ہاتھ دین جہادی لگانے کیلئے
 کیا ہینچا ہو سے ہین ناز اٹھانے کیلئے
 آئے پہر اٹنا مجھے ولبر منانے کیلئے
 پہول تربت پر جو وہ آئے چڑھانے کیلئے
 جس جگہ دو تنکے کہے آشیانے کیلئے
 جو یہاں آیا کمر باندھو ہے جانے کیلئے
 مہتو آمادہ کھڑے ہین سرکٹانے کیلئے

راشید جناب سید رشید الدین صاحب تلمیذ عصر

بت ہوے پیدا حیوان کی ستائے کیلئے
اسے متاع دزد و بازار جان انداختہ
انتظام ملک فرماتے ہیں خود شاہ زمان
عسل آصفیاء رہتا ہے ہمیشہ مستعد

عاشقان سوختہ کا دل جلائے کیلئے
 آج تو آیا ہے میرا دل لبھانے کیلئے
 کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
 خلق سے جو روحیا بالکل مٹائے کیلئے

<p>شاد کو اپنی ریاست کا کیلشنے وزیر جمع ہن دربار میں سب و مندر ان جہا شعر یہ لکھے ہن میو لے کر شہ نرشی شہور</p>	<p>ہے وزارت انکی بہتر بنانے کیلئے اپنا اپنا در و دل ایدل سنانے کیلئے خاص شاد دزی مراتب کے سنانے کیلئے</p>
<p>خاتم - جناب ڈاکٹر افضل الدین خان صاحب تختی کو تلمیذ سخی بام پر چڑھتی ہے کیوں گیسو دکھانے کیلئے مردوے کی بیو فاقہ ذات یہ سچ ہو شل بن کے تم چنگیز خان اپہی نہیں یہ بات ہے خون کیونکر میری آنکھوں میں آئے اسے ہن دیکھ کر رنکو پری خانم کے مجنون ہو گئے جو میں کہتی ہوں سنو سحر ابھت کچھ ہو چکا چہن سے وہ تو اڑتے ہن کمر سوتل کے ہر گہر مرایہ آپکا ہے عرض کر دیتی ہوں میں لے لے بواراجہ کشن پر شاد دیوان ہو گئے نو کری ملتی نہیں خاتم زمانہ میں کہن</p>	<p>لے لے بوارمردوں کو دیوانہ بنانے کیلئے رنڈی لکے لایا ہے جھکو جلائے کیلئے آئے تھے کیا رات بھر جھکو جگائے کیلئے سوت کو لایا ہوا جھکو جلائے کیلئے آئے تھے تم آنکو دیوانہ بنانے کیلئے گہر میں کیا آئے تھے میرے آپ جانے کیلئے لے لے بواہیچون کسے آنکو بلانے کیلئے روکتا ہے کون شکو آنے جانے کیلئے جاؤن گی درگاہ میں سہرا چٹانے کیلئے اوڑ بکر نکلوں گی چادر مالک بنانے کیلئے</p>
<p>محبوب - جناب سید محبوب صاحب طب لعل علم سید مسیح ضلع پری ہو رہی باد صبا تیار آنے کے لئے جانبے کیا تولے شاد تانیلی رواق راجہ راج کشن پر شاد دیوان ہو گئے کیون آئیں پاس تیر کلم سے صیاد کے</p>	<p>کر رہی باد خزان سامان جانے کیلئے مخلین کیا ہو رہی ہن تاج گانے کیلئے داخوا ہو آؤ اپنی داد پانے کیلئے عند لیباں چمن اضافت پانے کیلئے</p>

<p>آرہی باد صبا ہی گل کہلانے کیلئے کس مسرت کے چلے ہیں چھپانے کیلئے آیا ہے تقدیر اپنی آرزو مانے کیلئے</p>	<p>غنجہ امیر فوجت لب شگفتہ کر رہے کہول کر منقار بزم شاد میں سارے طیور جن جمبیدی کو تیرے دیکھ مجھ کو بہترین</p>
<p>مدہوش - جتنا افسر علی رضا و صبا اوتار کر عیاں تیلین جتنا شوق صبا ہم خوشی سے مست ہیں سر کٹانے کیلئے مارنے پال رکھے ہیں خزانے کیلئے بات رچائے نہ کوئی دل جلائے کیلئے بکیسی کافی ہے مجھ کو شامیا نے کیلئے جھسا ہو دربان جو تیرے تھانے کیلئے میں ہوا ہوں خلق تیرے ناز اٹھانے کیلئے رنگی شمع لحد آنسو بہانے کیلئے کب مجھ کو فرصت ہوگی آرام پانے کیلئے رنگو مدہوش ہم باغ خاک اڑانے کیلئے</p>	<p>تیغ پہنچے ہے جو قاتل آرزو مانے کے لئے کا کل مشکین رخ اوز پہ لہراتے ہٹیں بعد مرن لاش ہی میری جلاؤ شعلہ خور ابر رحمت کے نہیں نمایاں گنگھار ان عشق داخل محفل جو ہو قدرت کہان یہ غیر کی قدرت اللہ تیرے حسن سے ہے آسکار سو گوار بکیسی میرا نہ جب کوئی رہا شور محشر سے مری آنکھیں لچر میں کھیل قافلہ یار و نثار ہی ہو گیا سے عدم</p>
<p>جاہ - جتنا ابوالفیض من راصد علی رضا بنیر اغا فراد حم تیلین حضرت اک ہمیں دنیا میں ہیں صد اٹھانے کیلئے جائینگے ہم ہی مقدر آرزو مانے کیلئے لے ہو دنیا میں خالی ہاتھ جانے کیلئے آئے ہیں وہ ہکو مٹی میں ملائے کیلئے پیتے ہیں خون جگر غصہ ہر کہا نے کیلئے</p>	<p>راحت و آرام ہیں سارے زمانے کیلئے سننے ہیں انکی کھلی میں آج قتل عام ہے مال و زر کی فکر ہے تم کو عبث اٹھو جیتے جی ہم جسکے ملنے کی تمنا میں ہے ہکو فرقت میں نہیں آج غذا کی احتیاج</p>

جاہ اپنا کوئے، راہ عدم میں اب فیق	ساتھ ہے اک بیکسی سستہ بتانے کیلئے
جناب خواجہ محمد حسین صاحب میٹھی فتر ڈپٹی کمشنر کٹریری	تنگدہ میں جا میں کیوں ہم سرچکا نیکیلئے وہ بہارانی کھٹا چابی چمن پر زور ہے سیستان کیجئے پیارے ہو خواہوں کس مرگیا جب انکی فرقت میں تم میری لاش لعل گوہر سے بہرینگے انکا دہن دیکھنا سرخ پان پر مسمی ملنا غضب ہے غضب قبر پر عاشق کے وہ آتے ہیں بانازاؤدا
حسن - جناب سید احمد حسن صاحب تعلیم جناب زہر	دانت دو ہاتھی بھی کہتا ہو کہانے کیلئے شاد اس قدم کے مژوں چہرے کیلئے محو یاد حق ہوں ہستی کو پہلانے کیلئے گلشن ہستی میں آؤ آب دے کیلئے تہا نہ کوئی امر مانع لب ہلانے کیلئے جو جہان میں آئے ہیں اگر چہانے کیلئے ہمنے دل شکو دیا تھا آ زمانے کیلئے کیوں ہنسہاتے ہو ہمیں آنسو بہانے کیلئے ہے زمانہ ساتھ اپنی ہم زمانے کیلئے

<p>شیخ جی موجود ہیں قصہ سنانے کیلئے عشق گیسو کی ہوس سے مار کھانے کیلئے</p>	<p>مقصد دل کیلئے کافی ہے یہ نکتہ کی بات مصحفِ خسا جانان کا ہونے اگر روزِ شب</p>
<p>دل یا اللہ نے یہ دُعا کہا ہے کیلئے شوخیان کرتے ہیں آشفٹہ بنانے کیلئے خون میرا لچکے مہندی لگانے کیلئے مانگتا ہوں میں دعا سارے کوٹنے کیلئے کیا مجھی پر ظلم ہوتا ہے ستانے کیلئے کیا ہمیں پیدا ہو کس دم اُٹھانے کیلئے آئے ہیں اب خوابِ غفلت سے جگانے کیلئے یار آیا ہے ہنسائے یار لانے کیلئے غیر کو بھی ساتھ لائے ہیں جلانے کیلئے شریت وصل اس پر بکا ہو بھانے کیلئے کوچہ قافل میں چلے کر گانے کیلئے</p>	<p>اشعر بہ خفا محمّد شرف الدین ابوالشرف صاحب تلمیذ حضرت منشی جسم و جان ہے صدمہ فرقت الہا نیکیلئے رافع سلجھاتے ہیں میل دل اُٹانے کیلئے کیا حقیقت اسکا آگے ہی خاکی جانمن از طفیل سید الاہنم ہو حرم کیون عدو ہوتا نہیں میرا شریک حال اب یا خدا دشمن ہمارا تو خوش و خرم ہے شکر ہے تقدیر میرے آج وہ بنکر مسج یا الہی یہ شبِ فصلت ہے یا فرقت کی شب مجھے مرلیں بجھ کی آئے عیادت کو تو لیا اتش فرقت بھر کتی ہے بہت اشعر مری بیمیزہ ہے ریت اپنی تو بس اب اشعر جلو</p>
<p>خاص تہی وعدہ کی شہ کیا پہچانے کیلئے ایک میں ہوں ہجر کے صد اُٹھانے کیلئے آپ آمادہ تو ہوں تشریف لانے کیلئے چاہئے اسطر کا دل تاز اُٹھانے کیلئے</p>	<p>تاظم۔ جناب محمّد ہاشم علی صاحب بخشی علاقہ قناب سرخورد شیعہ بہادر آج ہی فرصت ملی مہندی لگانے کیلئے ایک وہ ہیں جنکو ہر دم یا سے ہی اختلاط دل کا گہر تیار ہے آنکھوں کو دروازہ ہیں کرتے ہیں لاکھوں تم وہ اف نہیں کرتا ہوں</p>

ہر گہری شوق شہادت کا تقاضا ہو ہی یا الہی دل کے گل کہلاؤں بعد شکر ہو ناظم ہوی تقدیر ہی اپنی رسا	کوئے قاتل کو چلو اب سرگٹا نے کیلئے وہ مری تربت پہ این گن جٹا نے کیلئے مستعدین آج وہ ہکو بلا نے کیلئے
فخر - جناب میرا حمد علی صاحب تلمیذ حضرت ہاشمی	
کس غضب کی ہو خزان ابو حنین میں بلبلان جان و دل و نو محبت میں بہتا راوی تو ہو گیا وحشی تری فرقت میں ارشک ہی	چینختی ہیں بلبلین جو شمایا نے کیلئے ایک آئینکے لئے اور ایک جانے کیلئے چاہتا ہے دل مرا صحر میں جانے کیلئے
وافی - جناب عبدالرحیم شاہ صاحب درسی تلمیذ حضرت سیف صاحب	
زور پر فصل بہار اس دم ہے آنے کیلئے کیون نہو اہل کرم کے دریا کا ہجوم جلسہ بے بزم دیوان کن گردیکھ لے عرض اپنا حال وافی کیا کرے پیش حضور	منتظر ہے شادمانی منہ دکھانے کیلئے مزدہ دیوانی کا سکر فیض پانے کیلئے ایسی افلاک سے زہرہ ہی گانے کیلئے کوئی ہی آیا نہیں اب تک بلانے کیلئے
نظیر - جناب گرد ہا رسی پر شاہ صاحب	
پرورش کے واسطے محبوب ہیں اقا عیان گاہ فرحت گاہ رنجش ملا رہتی ہیں دو دیکھتا جاتا ہے نظرون سی نظیر دلفکا	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے ریخ روئے کیلئے فرحت منہا نے کیلئے بہید قدرت کا ہنسن ظاہر ہے پانے کیلئے
صمیم - جناب محمد عیسیٰ کر زاق صاحب شاگرد صمیم	
آب اشک خون کباب سوختہ جان دھک آج ہے وعدہ کسی کا دیکھتے ہوتا ہی خون	ایسی کیسی نعمتیں من پینے کہا نے کیلئے پاؤں میں ہندی لگی ہو آنکھ آنے کیلئے

آج آتے ہیں مگر گہروہ منانے کیلئے
ایک گریہ ہو مرا بیتاب آنے کیلئے
ایک مست ناز ہے تیار آنے کیلئے
پیش کرتا ہوں مقدر آزمائے کیلئے
آتا ہوں کوئی نہ ہے تیار آنے کیلئے

دیکھئے شان جناب کبریاے بے نیا
پوچھتا ہے کون میرا بیکسی میں جال زار
ساقیادی بہر کے اک جام شراب آرزو
شاد کے نور ضیا عقل فہیم ناز پر
وصل میں ہر کا ہوا حق ہوش میں اوصیہ

روح جناب محمد غیاث الدین صاحب تلمذ حضرت وطن

جذب ل کافی ہے شک پہنچ لانے کیلئے
بہیج دے زہرہ کو اک شلیک نے کیلئے
خرمن امید پر میرے گرانے کیلئے
اوٹکا سکہ کشور دل میں جلنے کیلئے
دل نے ہی کیا کیا مگر سارے کیلئے
رنگ کچھ غنچو نے اوچ کے مسکرانے کیلئے
روشنائی چاہیے گرمی دہانے کیلئے
کاش ملجا تا کفن ہی منہ چھپانے کیلئے
کیون اجازت مانگتے ہو مجھ سے جھانے کیلئے
خود کو پہنے کہو دیا ہے اوکے پانے کیلئے
ورنہ وہ تیار ہو بیٹھے تھو آنے کیلئے
جال کو پہلا دو مرغ دل پہنچانے کیلئے
جان خود جائیگی اب انکی بلانے کیلئے

ہم نہیں عاجز تمہیں گہ میں بلا نیکلئے
چرخ سحر کھد دکن میں عیش کا ہے جگہ ٹھا
نامہ برآیا تو لایا ساتھ اپنے برق یاس
لشکر ناز واداکرتا ہے کیا کیا کوششیں
درد کے زخموں کے فرقے خلش کے یاس کے
ڈھنگ لون اکھیلیوں کے لے اڑی چوچیم
جان لو دل لو جگر لو دور تو کیجے نقاب
ہو گئے رسوا کی کو منہ دکھا سکتے نہیں
جان تم ہو کون چاہیے گا کہ اپنی جان جا
کون راہ عشق میں ایسا ہی سرگرم تلاش
ناز نے دامن بچھوڑا ہو گیا وہ بھی عد
گیسو ونگو کہو لہو بالائے خال عین
جذب ل جا کر تھکا پہرے قاصد سیکر تو

<p>عالم ہستی میں تشبیہ کمرلتے نہیں عذر اٹک سینکڑوں گہر سے نکلنے کیلئے</p>	<p>ہم عدم کو جائیں کے مضبوط لائے کیلئے روح یان تیار تھرتھرتے جانے کیلئے</p>
<p>چاند۔ جناب مجھے رحمان بخش صاحب عرف چاند میان ہے مبارکباد کا غل بچ رہے ہر فن تہین جہکے ملتا ہو کوئی اور نذر دیتا ہو کوئی ہیں ہم دربار میں حاضر نقیب چوہدار دیکھنا کس حسن سے چلنے لگیں گے کار ملک بے غرض بے یوٹ اپنے لگے ہیں کام سب بے نظیر و بیحدیل و بی مثال و بے بدل بادشاہ وقت عاقل اور دیوانہ نیک نفس لے ہمارا جیو دیوانی مبارک آپ کو تہنیک کا آج جلسہ گھر میں ضمیم کرے چاند</p>	<p>جمع سب ارکان میں ملنے ملائے کیلئے ہو کوئی آمادہ حال اپنا سنانے کیلئے کہہ رہے ہیں باب لک لک کو آنے کیلئے اور پھر تو فیض بھی ہو گی خزانے کیلئے جبکہ باعث امن و راحت ہو جانے کیلئے چاہئے ایسا ہی ناظم کارخانے کیلئے رحمت حق اور کیا ہو گی زمانے کیلئے بادشاہ قائم ہے عزت بڑھانے کیلئے ہم بھی حاضر ہیں مبارکباد گانے کیلئے</p>
<p>فقیر جناب ایچ الخیر میر سادات علی صاحب ٹیلیڈ حضرت ناطق ہاتھ ملتے ہیں وہ کیوں جندی لگا ٹیکلئے ہے چکا چونداو سخی آنکھیں جس توے قلب میں پر وہ سرمہ کے منظور نظر ہے قتل انہیں انکا جلوہ دیکھ کر روتے ہیں آنکھیں کیا سبب انکو کیا مطلب کیکے مرنے جینے سے مگر چکیان اغیار کے دلیر وچ لیتے کیا سبب</p>	<p>خون بہا دی تو ہیں ناحق خون بہانے کیلئے تیر مڑگان پڑ پڑاتا ہوا نشانے کیلئے آنکھ سے آنسو بہاتے ہیں بہانے کیلئے آتے ہیں آنکھوں میں وہ دلیر سجانے کیلئے غیر کو روتے ہیں وہ میر لائے کیلئے شوخیان کہتے ہیں میر اول کہانے کیلئے</p>

صبوحی - جناب میر لطف علی صاحب تلمیذ حضرت میکش صاحب

روح گہرائی تھی پہلے تن میں انیکے کیلئے	اب یہ اضنی ہی نہیں ہوتی ہو جانے کیلئے
نہ جان پر لئے ہو بخو چلانے کے لئے	کیا ہمیں ملتے ہیں شکو آڑ مانے کیلئے
نیکے ہیں وہ لیکے خور خون بہانے کے لئے	شوق سے جلتے ہیں ہم بھی سرکٹانے کیلئے
قسمت بد کا گلا کہئے تو ہم کس سے کریں	عار آتا ہے او نہیں صورت کہانے کیلئے
اب نہیں امید جینے کی مجھے اے بہرہو	چرخ درپے ہو گیا میر کٹمانے کیلئے
جان آئی ہے لبو نہر آپ آتے ہی نہیں	کیا تم کہائی ہے صاف تھنے آنے کیلئے
اک گہر ہمیں سن نہیں سکتا کوئی اسکو کہی	ایک مدت چاہو میرے فسانے کیلئے
جاؤ کام اپنا کرو سب ہو چکی ہو کو خبر	آئے ہو اب کیوں صنم باتیں بنانے کیلئے
نزع کی حالت میں ہے بیمار تیرا صنم	اب تو ابھر خدا صورت دکھانے کیلئے
ویکھئے اب ایک محشر یونیوالا ہے بیا	فتنہ گرد وہ آتا ہے فتنے جگانے کیلئے
و تیا ہے بہر گردہ ہر اک مست کو جام نرا	میکد میں ہے صبوحی بے پلانے کیلئے

اطہر بہت خوب عظیم الدینی صاحب وکیل جاگیر اسرن علی ضلع اندور

ازما قسمت کو اپنی اور چکر نذر سے	لکھہ تو تاریخ او قصید وہاں نے کیلئے
کچھ نہیں ہوتا کسی سے گر نہو تقدیر میں	لاکھ کوشش ہم کریں مقصد بنانے کیلئے
رات دن ہے فکر یہ عجیب کچھ زرا سفر	مستعد بیٹھا ہوں میں اکبے جانے کیلئے
اک تو پہلے لگا دین اور پھر ہو کر الگ	خود ہی جا کر باقی لاتے ہیں بھانے کیلئے

خلیل جتاجی محمد ابراہیم صاحب خانسانا مینر مبارک حضور پور دوم ملک

شوق سوا لیں وہ تلواریں لگا نیکیلئے	ہم لئے پھرتے ہیں اپنا سرکٹانے کیلئے
------------------------------------	-------------------------------------

حرص کہو دیتی ہے دم بہر کیلئے سب عقل و ہمت
 ساتھ ساتھ اپنی لگا لگائے عدو کو بزم میں
 باغبان بہم خفا گلچیں ہے دل کا حال ار
 فرقت دلدار میں عاشق کو ہی آتی ہے نیت
 تھی ازل سے میری قسمت میں لکھی گشتگی
 فرط شادی سے نہو جائے و فور رنج و غم
 وصل کی شب سنجو جی اگنا گیا کہنے لگے
 عاشقان حق کو کیا عشق مجازی سوغرض
 ان جینوں کی محبت دشمن جان ہو چلی
 موت ہی میری وصال یار کے باعث ہوئی
 بیٹھے بیٹھے کیا اشار و نمین کیسے کہہ دیا
 سازشوں کا سلسلہ ٹوٹا بہت اچھا ہوا
 خون لاکھون لگا ہوا بدنام تم بھی ہو گئے
 غیر ممکن ہے فلاح قوم ایسوں کے خلیل

مرغ زیرک دم میں ہنپتا ہے دل نے کیلئے
 آپ آئے ہی تو آئے دل جہلائے کیلئے
 فکر کیا کچھ چمن میں آشیانے کیلئے
 قصہ خوان آیا ہے کیا میر سلائے کیلئے
 دیکھنا کچھ نفس تھا آب و دانے کیلئے
 کیوں ہنستا تا ہی فلک اتنا ملائے کیلئے
 ہے دماغ اپنا کہاں ایسے فسا نے کیلئے
 تہمتیں ناحق زمانہ ہے لگانے کیلئے
 اپنی چالیں آسمان ہی سب سکھانے کیلئے
 آئے ہیں مٹی میں وہ مٹی ملائے کیلئے
 بزم سے اٹھتے فقط میرے اٹھانے کیلئے
 روک ٹوک اب کچھ نہیں چکنے جانے کیلئے
 سن کر تے سمجھ اسی سو پاں کہاں کیلئے
 گہر میں بیٹھے ہوئے باتیں بنانے کیلئے

لقیس۔ جناب بہوانی پر شاہ صاحب کیل درجہ اول

عمر بہر وعدے کئے افسوس آنے کیلئے
 اب سرگسیوی جانان چھوڑ کر چلے کہیں
 کار نیکی یاد حق ہرگز نہ ہم سے ہو سکی
 آپ کو غیروٹے الفت ہی تو ہم ہی پہ ضرور

جان لیو نہر آگئی آخر کو جانے کیلئے
 ملک مولا کا پڑا ہے مار کہاں کیلئے
 آئے تھے دنیا میں ہم ذلت اٹھانے کیلئے
 دھونڈ لینگے اور دلبر دل لگانے کیلئے

<p>یہ خبر رہتا ہے جسے باغبان کیوں سقا گروہ آمادہ ہے میرے قتل پر شیریں قبر کو بولے ہو یہیں دیکھنا غفلت کیا کاٹ کر قارون پہ کھدوائی کہ میں بھی یہ</p>	<p>بس ترستے ہیں قفس میں آج بولنے کیلئے میں ہی حاضر ہوں خوشی سے کلنے کیلئے فکر کرنے ہیں مدامی گہر بنانے کیلئے سر طلب اُس نے کیا ہو آزمانے کیلئے</p>
<p>سلیس - جناب ابولسیف مثنیٰ محمد مومن علیہ صابا تلمیذ جناب کاشف مستعد ہیں آج وہ قتل میں آنے کیلئے یہ تو ہے دنیا سے فانی کیا ہر وسوسہ زریں کا دو رخ و میزان صراط و ہل کا کدو دغیر کہتی تھی بی بی سکنہ روکے لے بابا حسین پاونیر مان کے یہ اکبر سر جہاں کہتے ہو روکے لی شبیر نے تیرے فقار حیدری اشقیاء سے کہتے تھے قاسم اٹھا کر تیغ کو التجا تھے سلیس کترین کی ہے حسین</p>	<p>میں مصمم ہم ہی اب سر کے کٹانے کیلئے یاد گاری چھوڑ اپنی کچھ زمانے کیلئے مصطفیٰ ہیں عاصیوں کو بخشوانے کیلئے چھوڑ کر بھوکے صدحی اٹھانے کیلئے دوا جازت رنگو جاؤں سر کٹانے کیلئے حب رہا باقی نہ کوئی سر کٹانے کیلئے مرفعے خالق پہ میں ہم سر کٹانے کیلئے حکم ہو جائے ذرا فدوی کو آنے کیلئے</p>
<p>سنا - جناب محمد سحاق نقشب صابا تلمیذ حضرت کاشف صاحب نیچے لایا تھا قاتل آزمائے کیلئے خلق سے ملک عدم کو آج جانے کیلئے اے پری مقصد ہمارے دیکھ سب آئیں گے مر گیا عاشق تمہاری چشم میگو کا صنم جد مشکین کو لگایا ہاتھ جو محفل میں شب</p>	<p>میں ہوا ثابت قدم سر کو کٹانے کیلئے چہرے ابرو کو ہم میں تیغ کھانے کیلئے جلے گلشن میں ذرا بول لڑانے کیلئے فکر کچھ تختہ ترگس لگانے کیلئے حکم فرماتے ہیں اب وہ تازیانے کیلئے</p>

نقش پاک طرح سو کوچہ میں ہو میرا قیام یاد میں اس روی روشن کے سخا میں اندن	کسی بہت پوٹی ہو دیکھو نہ اٹھانے کیلئے ہوں کمر باندھو مجھے کہہ کو جانے کیلئے
لیتی - جناب مومن علی حسینی صاحب شاکر و حضرت کا شرف	
رہتے ہی گھر میں قدم کہتے ہو جانے کیلئے گالیوں ہی ہو پہلے توڑ لائے کیلئے یاد الفت آگئی بعد فنا میری اونہیں ہو ادھر ہی واراک تیغ نظر کا جنگ جو یہ نہیں رکتی ہمیشہ راہ ہستی و عدم کوئی دم انکی محبت میں نہیں پاتے جہن نیند بھر سوتا ہوں شب کو میں بڑے آرام چہر کر ناحق شب و صلت میں سچا نا پڑا کون ہوتا ہے مزاحم یہ مکان ہے آپکا	اے تمھی کیا جان جان صورت لہانے کیلئے گرد گدی کرتے ہو پہر محاکو منسا نے کیلئے پہول لائے ہیں لحد پر لب پڑانے کیلئے سر جھکائے ہیں کھڑا ہوں سر ٹٹانے کیلئے کوئی آنے کے لئے ہے کوئی جانے کیلئے اے خدا پیدا ہوئی کیا بتلانے کیلئے نیری چو کہٹ خوشی میرے سر ملنے کیلئے چل رہا ہوں آنکھ گہر کو پہنلے کیلئے رہتے ہو گھر میں قلم رکھ کر جو آنے کیلئے
بقا - جناب محمد رزاق شریف صاحب تلمیذ حضرت کا شرف	
حب کو دیکھا اپنی ہی مطلب کیا یا آشنا واسطے دور روز کے بیفائدہ ہی فکر قصر میری آمد سیکھ کے حاسد کا ہو دل اوچٹا خانہ دل آپکا مانا کہہ کینہ سے صاف درد و غم نچ و الم رہتے ہیں میرے ساتھ اب رہے صہبای اور پیر مغان کا ساتھ	اتھان پہر کر بہت ہمنے زمانے کیلئے چار تنگے کتنی ہیں اشیائے کیلئے ایک آنے کیلئے ہے ایک جانے کیلئے عذر کیوں ہے پہر جاہ و کھڑاں کیلئے عالم فانی نہیں آرام پانے کیلئے شیخ نے کہا فی قسم سچ میں جانے کیلئے

با طنا بعض وحد لیں بہر ہے جیسا موت آتی ہے کہ وہ آتلبے پہلے دیکھنا کیون بقاء ہے فکر عیا کی تجواب اذن	ظاہر آئے ہیں وہ الفت بتانے کیلئے بیٹے ہیں لے چرخ ہم یہ آنے کیلئے مشر میں ہیں مصطفیٰ تو جیسا نے کیلئے
---	--

شریک جناب ابوالصدق محمد صدیق صاحب تلمیذ حضرت شرف

محبو مست حسن اپنا بنانے کیلئے منہ سے میرے غیر کا مذکور سنگر مجھ کہا حب میں لیٹا وصل میں جھپٹا کو کھینچا کوچہ رشک جنما میں اپو تم لے حوروش مست پا کر شیم میگو نکا سر مغل میں آج تنگ دستی میں نہیں کوئی ہوا یہ شرک	بام پر آتے نہیں جلوہ دکھانے کیلئے تذکرہ تمنے نکالے ہے جلا نے کیلئے گہر بلایا آپے محبو ستانے کیلئے دو جگہ تھوڑی سے تربت کیلئے جام نے لائے ہیں وہ کچلا نے کیلئے جمع ہے اجاب سب دلت کو کہانے کیلئے
---	--

حسن جناب سید احمد حسن صاحب شہسوار العلوم بلند مکر کا

کل زیر فوج تھے ہیں آج دستور دکن کیون نہ یہ خدمت سحر راجہ کشن شاد کو ہو کے خوش خوش فرط شادی سے دعا کیو	شور اٹھایا تو بتوں نے شادیانے کیلئے ہے وزارت ابتدا اسی گہرا نے کیلئے ہو حسن اسوقت و نون ہاتھ اٹھانے کیلئے
---	---

خورشید جناب محمد اکرام الحق صاحب تلمیذ حضرت صولت

بیٹے بیٹے حال تو سب بخیر اسن لیا خیر بعد مرگ وہ سفاک میزی قبر پر خواب میں ہی تم نہیں آتے بڑا افسوس	ہاتھ پہلو میں ڈالو دل چرانے کیلئے اگیا ہو فاتحہ ٹپ ہو ٹپھانے کیلئے روک رکھا کسے نکلو آئے جانے کیلئے
--	---

محبوب جناب میر محبوب علی صاحب تلمیذ حضرت عظم

فصل گل آبی حین میں گل کہلانے کیلئے
جاچکا قاصد مرا آنکو بلا نے کیلئے
یا محمد روزِ محشر خوفِ کچھ نہ ہو نہیں۔
یا محمد مصطفیٰ جلدی بلا لیجے مجھے
مل گئے دار اسکر سیکڑوں غلغلہ
آتے تو ہر روز میں پر غیر کو لاتے ہیں ساتھ
مبتدی ہو تم ابھی محبوب پر رکھو یہ یلو

زخمِ تو عشاق کے دلیر لگانے کیلئے
مستعد وہ ہو چکے میز گہر آنے کیلئے
آپ کافی ہیں ہمارے تختوں نے کیلئے
مضطرب دل ہے تمہاری پس نے کیلئے
ہے اہل سر پر کپڑی سا خونے کیلئے
ناز کرتے ہیں ہمارا دل جلا نے کیلئے
اک زمانہ چاہئے شاہ کہلانے کیلئے

ایوب - جناب مرزا رحمن بیگ صاحب

نالے لگتے ہیں مرگِ گردون جلا نیکیلئے
اک نذیر وصل ہوا دردِ مہرِ بیام مرگ
گلشنِ دنیا سبیلِ بیکے سارے اڑ گئے
شکِ بیرحمی سے تیرے شیشے دل چور
کاہ کی صورتِ جگر قہقہے ہوا ہوں سو کہہ
قاصد آئے اگر وہ رشکِ گلشنِ جگر
یون دکھایا ہے مرے جذبِ محبت نے
شعلہ زن سوزِ فراقِ یار سیلابِ بدن
مر گیا ہوں آپ کی رفتار پر رشکِ مٹنے
بہی نیندین سو رہوں محشر تک ایوب

اور آنکھیں مستعد دریا بہانے کیلئے
بہی ہی آنے کیلئے ہو وہ بھی آنے کیلئے
رہ گئے اک پائے ہم صد اکھٹانے کیلئے
اک زمانہ چاہئے اُسکو بنانے کیلئے
ہے تھوڑا شک کو میرے بہانے کیلئے
مستعد ہوں اہ میں آنکھیں کھلنے کیلئے
آج خود آئے ہیں وہ میرے مٹانے کیلئے
دل ہے پہلو میں جگر اپنا جلا نے کیلئے
قبرِ سرا و خدا را پہر جلا نے کیلئے
یار کا زانو جو ہو میرے مٹانے کیلئے

خلیل - جناب خلیل الرحمن صاحب مولف تاریخ بہارِ ہندو

<p>منظر تہ آجے تشریف لائے کیلئے ہیں در دولت پہ حاضر رہ چکا ہے کیلئے ظلم کی بنیاد کو بالکل مٹانے کیلئے شاعروں نے ہیں لکے انکو مٹانے کیلئے دج سنئے کر خلیل اب تھلے کیلئے</p>	<p>لوگ سب ملک کن کج کار خانے کے لئے کشتن گردن فرازان جہان اس کیلئے مفسدون کو قید کر کے فکر ہے ہر روز قدردانی انکی سنکر خوب تر شام دیکھئے بریم جناب ضعیف عالم</p>
<p>چل رہی باد صبا ہے گل پہلانے کیلئے ہے ترقی کا زمانہ منہ دکھانے کیلئے عقل آنے کیلئے ہے عمر جانے کیلئے رستی کا ہے سبب دوسرے کیلئے مضر ضعیف ہے بہتر آزمانے کیلئے</p>	<p>فصل گل انی ہمارا بتی دکھانے کیلئے شاد کو ہوشادمانی کے مبارکبادیان دیکھئے کج بختی سے اب کیا ہو حال ملک جم دوستو تم جھوٹ کہنا چھوڑ دو بہر خدا شکر ہے سیف اللسانی تجھ کو حاصل ہو</p>
<p>ساقیا اب دیر کیا ہے بے پلانے کیلئے چلتی ہے باد سحر مزہ سنانے کیلئے دج شاہ کرتے ہیں الفت کج جتانے کیلئے ایک کس پہلو سے اب انکو مٹانے کیلئے اک وترے پر نہیں گردش مانے کیلئے دل تو آنے کیلئے ہو جان جانے کیلئے ظلم جانیکے لئے ہے عدل آنے کیلئے</p>	<p>یار پہلو میں گھٹا اڈی ہے چہانیکے لئے عزم اس گل کا ہی میرے پاس آنیکے لئے جو صد اشل دل دین وہ نہیں اہل خلوص وہ تو سنتے ہی نہیں کچھ قول عجز و عہد غم کہیں شاد کہیں کوئی ہے مفلس کہیں جب سے نظارہ ہوا ہے گلر خوشکا خلق دیکھئے تیری شان کو ہے مستعد</p>

یا تو ہم پہلو تھے مجھ سے یا ہوا یہ انقلاب حضرت یحییٰ نے کیا دلچسپ کی ہو طرح بحر	خواب میں آتے ہیں صورت کہاں کیلئے صاحب کچھ کہہ طبیعت آزلے کیلئے
مینیر جناب فقیر محمد صاحب تلمیذ صریر	
تم اگر ہر مستعد ہر دم ستانے کیلئے وعدہ جھوٹا کرتے ہیں کہتے ہیں میرے بابت تزعزع میں کہتے ہیں اگر دل لگی یہ دیکھنا در بدر کو چھ بکوجہ دشت و صحرا کوہ بکوجہ میان سے اپنے نکالو یہی توتیغ تیز کو دل مرا بل تہیں خال سیاہ یا رہ رہ کل تلک بالا جہنوں نے چکوتہا خوشنیں اک سوال وصل پر وہ روٹھ بیٹھ ہیں مینیر	ہیں اوہر طیار ہم بھی رنج اٹھانے کیلئے کیا مرا سر جھوٹی قسموں کو ہے کہاں کیلئے جاتے ہو دل جو جنت لگانے کیلئے مثل مجنون پیر رہا ہوں شکر مانے کیلئے سہ مری موجود گردن آزلے کیلئے پہنسیکیا ہے دام میں اک مرغ دانے کیلئے آج وہ آئے ہیں مٹی میں ملانے کیلئے کیا کروں لاؤں کسے ان بچھانے کیلئے
برہان - جناب محمد برہان خان صاحب تلمیذ شہر محمدی	
دل جلو نکو شعلہ جسے جلانے کیلئے غیر ممکن ہے رسائی منزل دلدار تک ضعف دل کا ہو بڑا کیا کیا ترس کر گھٹین اپنی قسمت پر میں دن بہر و چکا پہوشام معجزہ کچھ کہہائیں آئین دنیا میں سچ یا الہی تا ابد قائم رہیں شاہ دکن فکر عشق کچھ کر و برہان اپنے واسطے	بام پر آئے ہیں وہ جلوہ کہاں کیلئے خضر بھی آئیں اگر رستہ بتانے کیلئے میری آہیں آسمان پر آج جانے کیلئے غم زدوں کو تو یہی الٹی ہو لانے کیلئے عشق کے بیمار کا مردہ جلانے کیلئے انفسے بہبودی ہے ابسار نہانے کیلئے فکر دنیا چھوڑ دو سارے مانے کیلئے

ہلال - جناب غلام حیدر صاحب شاگرد چٹا مراح

جب شب وصلت اٹھا دلبرہ بانیکیلے	موت عاشق کی ہو مثنیٰ جانے کیلے
ہو گیا آخر ہر فاسکے خدنگ ناز کا	کیا نہ تدبیرین ہوئیں دل کے بچانے کیلے
ہم کلام اغیار سی وہ شمع رو محفل میں	بہر ہی اک صورت ہو عاشق جانے کیلے
جبکہ رزاق حقیقی تھتھالے ہے دلا	فکر کرتی ہے عجب پہر آپ دلنے کیلے
فرش سے تا عرش عظم سیر کی اک راہیں	جب طلب حق نے کیا قدرت کہا نے کیلے
جہاں اصل علی تیزی رفتار نبی	ایک لمحہ ہی نہ گزرا آنے جانے کیلے
مثل سرمہ خاک کردی اپنا جسم غصی	انکہ میں مردم کے اوتھافل سنانے کیلے

موج - جناب مرزا ولایت علی صاحب تلمیذ حضرت حاجی

اس قدر تجھ کیوں ہے آج جانے کیلے	غیر نے شاید کہا ہی تھکو آنے کیلے
رات بہر محفل میں اعدا کے تہنیں صحبت	دن نکلے آئے ہو باتیں بنانے کیلے
و بکھتا ہو تلبہ کیا وہ ہی تہایت بدماغ	قاصد نادان گیا ہے انگو لانے کیلے
زندگی تک جہر کیاں دیتا رہا وہ سنگدل	بعد مردن آیا ہے احسان جانے کیلے
خوق دریا کجالت کیوں نہ ہو جاؤں میں	ساتھہ غیر وں کے وہ جاتا ہی نہانے کیلے

شریف - جناب شریف صاحب

دن کو ہے خورشید عالم تاب انیکیلے	شاد کا ہے فیض روز و شب مانے کیلے
کرتے ہیں وعدے وہ جھوٹور انیکیلے	دل کو عاشق کے تسلی کچھ دلائے کیلے
از طفیل احمد مختار ہوں یہ ستمقل	عدل پر وہ ہیں نہ منصف ہونے کیلے
روز افزون ہو ترقی داسما انکی ضرر	یہ ہیں آقا یہ ہیں لاک اسس مانے کیلے

<p>جانبان فرقت میں تیرا دم لبو نہ لگیا تیرے احسان کرم کا ہے اگر لایق قریب سیکڑوں ہی ظلم کرتا ہے سنگر سنگل انقلاب دہر ثابت ہوا ہے جو شریف</p>	<p>سیکڑوں خیلے یہاں میں کچھ آنے کیلئے ہم میں تیرے ناز بجا کیا اٹھانے کیلئے ہے کہاں طاقت ستم اس کے اٹھانے کیلئے ایک آن کیلئے ہے ایک جانے کیلئے</p>
<p>دام زلفوں کا بچھا میرے پہنسانے کیلئے خیر نے شاید بلایا ہے تجھے اے گلبدن سخت ہے آتش حیران تو سینہ میں</p>	<p>مشرار۔ جناب محمد الیاس صاحب قادری۔ رخ سے برقع کو الٹ دلو جلائے کیلئے مضطرب ہے تو بھی تو آج جانے کیلئے آب و صلت کو چھڑک سکو کہاں کیلئے</p>
<p>ہم بھی شاد آئے ہیں جو مشورہ ستائیکلئے اور کیا حاصل ہو تجھ کو شرف و شرف پہل صبح سے تا شام جو گردش میں ہے آسمان جم سکندرا و فریدون بھی ابچہ تہما ہر طرف مہنگا معیش و خوشی سے دہر میں</p>	<p>شاکر۔ جناب سید خواجہ محی الدین صاحب عرفی اجہ پیر قادری آئی دیوانی یہاں فیض پانے کیلئے مہر و مہ نگران ہیں تجھے فیض پانے کیلئے خاک پاسے تیرے وہ سہ لگانے کیلئے تیری طاقتیں ریتے شرف پانے کیلئے عذر کیا تجھ کو ہے ساتی دیلانے کیلئے</p>
<p>آج وہ آئین تو مجھ کو آزمانے کیلئے دل جلوئے آج تو بتنے کیا اچھا سلوک باجراے غم مرا سنکر کہا اس شوخ نے بعد مرنے کے مری تقدیر کچھ جاگی ہو</p>	<p>فرحت۔ جناب بالا پیر شاہ صاحب تلمیذ حضرت مجددی مستعد بیٹھا ہوں میں بھی کتنے کیلئے غیر کو سہرا لائے ہو جلائے کیلئے آج پہر آئے یہاں باتیں بنانے کیلئے آئے ہیں میت پہ وہ آنسو بہانے کیلئے</p>

<p>سچ فرقت سے تو بہتر ہے کہ آجائے اجل سردم پر آنکھ میں رکھوں جبین سائی کروں گر نہیں حاصلصال اور نکاح تو فرقت ہی سہی تہک گیا میں کہے وصل یار کی رکب ششیں عیش و عشرت نام کو فرحت نہیں تقایید</p>	<p>میں ہوں نیا میں کیوں صد موٹھانے کیلئے کوئی موقع تو ملے محفل میں جانے کیلئے رستہ کوئی تو ہو الفت نہانے کیلئے زہر منگوایا ہے آخر میں کہانے کیلئے غم دیا اللہ نے ہے شجکو کہانے کیلئے</p>
--	--

فاروق جناب محمد احمد علی صاحب فاروقی تلمیذ حضرت برتر

<p>شعلہ رو پیدا ہوئی میں دل جلا نیکیلئے تم ابھی آئے ہو پہر کہتے ہو جانے کیلئے مر رہا ہوں بحر میں میں جیسے جان کیلئے وصل کی شب اور مجھے غیر کی بدگوئیان پوچھتے کیا ہو بڑی ہے داستان غم مری کس سے کوتاہی قسمت کا کروں یارب کلا ہر تڑپ پنچ کی تر پانہ دے شکو کہیں دیکھو فاروق کو ملتی ہو کیا واسخن</p>	<p>ہم بزرگ شیخ ہیں آنسو بہانے کیلئے یہ عنایت تھی فقط میری ستانے کیلئے جان آجائے اجل آئے بلا نے کیلئے بہرے مہر ہی محبت آزمائے کیلئے روز محشر چاہئے اسکو سنانے کیلئے غم ابھی جی بہر کے نہیں ملتا کہانے کیلئے جان جان دل چاہئے ناوک لگانے کیلئے آج لایا ہو غزل وہ ابھی ستانے کیلئے</p>
--	--

صبر - جناب جنی لعل صاحب

<p>آج وعدہ کر لیا تھا اسنے آنے کیلئے خاکساری شیوہ انسانیت بر ملا - وہ تو دل سے عاشق شیدا تھا راز صنم</p>	<p>اسلئے قاصد کو بھیجا ہوں بلانے کیلئے خلق میں پیدا ہو گشتی میں جانے کیلئے رکتے ہو کیوں صبر کے گہر میں تم آنے کیلئے</p>
--	---

گہر - جناب گہر صاحب

<p>جل چکے ہیں محفل دشمن میں جانے کیلئے غیر سے ہنستے ہیں وہ جھکورا لئے کیلئے طاقت ضبط ستم کینکے دل ایذا طلب کشتگان ناز بالین سے اٹھائے نرسہ پارسی کا جنہیں دعوے تھا کل تک لکھ</p>	<p>آج وہ نکلے ہیں گہر سے حشر ہانے کیلئے کیا برا پہلو نکالا ہے ستانے کیلئے آجکی اتلو بو نہر جان جانے کیلئے شور محشر ہی اگر آئے جگائے کیلئے مستعد ہیں آج وہ پینے پلانے کیلئے</p>
<p>اخیر۔ جناب مرزا خیر القلی بیگ صاحب</p>	
<p>یہم پہلے اور حیلے میں ستانے کیلئے</p>	<p>کون بالغ تھا تمہیں یہاں نہ آنے کیلئے</p>
<p>عقید۔ جناب محمد شرف الدین احمد صاحب تمیز تفضیل</p>	
<p>وصل کی شب اس پریر کے کہاں کیلئے سب سب دشمن بنے ہیں ہاں میری رحم کہا کر شاہ کچھ کر دینگے مجھ کو ای</p>	<p>چار بڑے چوک سواک ایک آنے کیلئے کوئے جانا نکا ہی سگے کاٹ کھانے کیلئے ایک عوضی لکھکے دو روز بیٹے کیلئے</p>
<p>تولیح و غزلیات اردو و فارسی وغیرہ</p>	

امیر جناب مولوی سید امیر الله احمد صاحب راسی ساکین

<p>آگاه و بہر کار کمالے دارد نیت ممکن مگر او فکر محالے دارد مثل وارد بد کن او نہ مثلے دارد دکن از بہر خود این نامہ فالے دارد کہ شہ از جانب اونیک خیالے دارد خویش را او کہ بہر حال بحالے دارد سر نغمہ نالشی نہ ارد چہ حالے دارد دور شمس قمری تاملے دارد لب خاموش ادب نیز سوا لے دارد ہیچ خورشید فلک رو بہ والے دارد</p>	<p>آن بہاراجہ بہادر کہ کشن پیشاوست فکر مدحش دل من دارد و من منفعلم نسبتش با کہ کم در صفت ذاتی او شاہ از لطف خودش کرد وزیر اعظم ہست تبارخ ہمایون بزبان جمہور چون ندارد کہ شہ است از ہمہ حالش اکام شاہ آصف کہ بد و قلمش لوح و قلم عرض عمری شود افزون و سنین عمرش عرض احوال در اینجا کہ کند صورت حال کشمیہا کند آنکس کہ درین دور امیر</p>
--	--

ایضا

<p>کاندرین دور بہت رشک کشن در سخن بہت اوستاد سخن سخن انتخاب در ہر فن حین تدبیر و راسے پیر کہن معادن خلق و عسل را مخزن گوئیامی وز د نسیم چمن - می نیاید درست در گفتن -</p>	<p>راجہ راجگان کشن پرست خاص تلمیذ حضرت آصف ہست دیوان دانش و فرہنگ ہیچ بخت جوان جوان سالے چشمہ نسیض و سحر جو د عط ذکر خلقتش بہر کجا کہ رود از بیان خارج است اوصافش</p>
---	---

لغزشی در بیان اگر رفته است
 از عنایات ظل سبحانی
 میمنت یاد و هم مبارک باد
 سراغ داشت از خلد پامال
 سال تازیخ روشن است اینک
 کامران ماند و بسایه شاه -
 دشمنی عالمی است دشمن شاه
 دشمنان را که سرکشی کردند
 از زمان رفت بد سگالان را
 آنچه شد انتظام از قلمش
 من نه یک بوده ام که این گویم
 هست خود بر زبان اهل فرنگ
 تروبالا که بود منساند
 من بفرمایم که آخر کار
 تا ترالے امیر جان به تن است
 صحت و عافیت به جان و تنش
 از گل مدعاب باغ جهان

در گزرباد شد خطا سهوا
 شد مدار المهای ملک دکن
 بروی و بر تمام اهل وطن
 دل پاش چشم مار و روشن
 از بهان مصرعه که شد از من
 که جهان راست ظل او ما من
 نه غلط کرده ام خدا دشمن
 رسین و ارشد رگ گردن -
 که همی بود نان در روغن نه
 بحسب شد همه بوجه حسن
 علمه هست هم زبان با من
 حرف تخمین که آن بود و لدن
 همه از بند و بست شاه من
 چون شود اختلاط شوهر و زن
 باش صرف دعائی او هستن
 جوهر جان شود آب زوین
 دامنش باد و امن گلشن

ترکی به جانا مولوی ترک علی شاه حبیب الشیرازی منصف آباد
 خدنگ طعن بگردون زده ختم ارشاد
 که چه بشکل گمان در قله تو خم افتاد

چرا نه بار سردوش بکسیان باشی	ز گوشمال ضعیفان چرانیاری یاد
چرا نه دست تقدی دراز میازی	چرا کشیده پای خود از رو بیداد
چرا نشسته در گوشه همچو پیر زنی	چرا ز در بدر آری نه اے ستم ایجاد
چرا کمر نه پے قتل عاشقان بندی	چرا کشی نه چو معشوق خنجر بیداد
زواست پنجه ببالت کدام شهباز	که شد چو مرغ گرفت رنجه ات از یاد
نگر گم ظلم نباری چله سجنانه خلق	ز برق جور لشو زی چرا سر لای عباد
چرا نه سنگ حوادث زندگان رانے	چرا نه خاک تن مردگان کنی بر باد
چرا ز رسم جفا تو به کرده امروز	چرا سنجورده سو گند بهر ترک غدا
کدام دست شکست آن عصای گردش تو	که همچو دانه نشانی ز آس ظلم اجساد
من این سخن بفک میزوم که شاید عیش	زبان بطلع ثانی بصد طرب بکثاد

مطلع ثانی

ز نند هر طرف این نغمه مبارکباد	که شد وزیر دکن راجه کشن پرشاد
نوائے این غزل تازه مطربان خوا	بچنگ بر بطوقا نون دف بمحفل شاد
بیا بیزم من امشب بت ستم اینجا	غزل که دل بشوق وصال تو میکند فریاد
کجا بکار من آئی چو جان من آئی	دران زمان که ز قصر شتم قد بر بنیاد
جفا اگر چه بود رسم و لبران بسیکن	نه آنقدر که شود خاک عاشقان بر باد
نه که دست دل چاک من بیا راید	کنی بزلق خود اگیل چه شایسته شاد
شعر من نیشانی زبان تحسین با	مگر بوجد در آئی ز معنی حساد
چنانکه تیغ نگاه تو کرده بادل من	کند به سینه عاشق نه خنجر پولاد

شوم بعبق تو مجنون اگر شدی لیلی
 گریز ز سینه نماید خدنگ مژگان
 گنج ز مهر نه کردی نگه بجانب من
 گنج بشوق نشاندی مرانه در پهلو
 چه شد ز خاطر خویش از فراموشی کردی
 زخم بدامن وصل تو دست چنان کی
 گهر ز مطلع ثالث نصفه افشایم

دگر بصورت شیرین شوی منم فرهاد
 چنانکه از رگ جان توک نشتر فساد
 گنج بلطف گلفی چپ را کنی فریاد
 گنج ز وصل ندادی بمن مبارکباد
 مگر ترا بنماید دلم بهر دم یاد
 کشم ترا بهر خویش بهر چه یاد اباد
 ز آب در بکف آرم پی دوات دلم

مطلع ثالث

سپهر رتبه وزیر دکن کشن برپشت
 ز دست معالمتش فتنه کالو گرم گردد
 ز کید و ربه و نیا دلم نمی ترسد
 که پیل چرخ بلرزد از و بوقت عیب
 ز کحل خاک کف بامی او شود روشن
 بهر طرف همه گویند کین کرم گستر
 خطر بعد تو ای داد گر نمی دارد
 نهال خشک بود تر ز آب جود گفت
 ندوے جاه تواند رفت از خانه دهر
 سرحد که از کبر بر فلک میماند
 عجب مدار که مغرر سر حریفانت

ز شوکتش که فروتر بود نه شان متباد
 بیفتد ز کف انصاف او بن بیداد
 ق که هست بر سرم آن شیر و شپه ابد
 کند ز هیبت او شیرینستان فریاد
 لبان دیده خورشید کور مادر زاد
 کند ز فیض دل خلق همچو شادان شاد
 گل ز پیچ گلچین و لبیل از صیاد
 بهمن پارس تو گرد و خرابها آباد
 سر به باخت لیکن ندید نقش مراد
 ز آستان تو چند کنون نه مثل چاد
 پر و ز نعل سمدت چنانکه ریگ از باد

مال نیست اگر مدعی کت عیسم
 سخا ندان من افزون صد سخن
 بکام سبب زبانش جلالت شعور
 چنانکه نقش بیکروز میزند کلم
 پسند طبع بلندم بود نه معنی پست
 بهند نیست کس در سخن مقابل من
 پس وفات من این زندگان مرده پسند
 شناختند ولیکن نه قدر من در نسبت
 شکر که من بفروشم ز معنی مشیرین
 به پیک جودت طبع خود ار کنم ایما
 قدم زخم بزین غزل ز صائب پیش
 اگر دروغ بگویم کت بنفرین لب
 چنین قصیده بزم وزیر گر خوانم
 بهرات و کابل و کشمیر و کاشغر دیدم
 همیشه دل شادم همیشه شادان دار
 تباہ فرقه حساد او بکن درد بهر
 کنون قصه دید بکن ختم **ترکیا** بدعا
 که یارب این شه و دستور دایما باشد

که کس نشاند سلامت نهمت حساد
 اگر شمار کنم از زمانه اجساد
 بداد معنی من تا نه خضم لب بکشد
 کشد نه در صدوسی سال خامه بهزد
 که بازمی نقشند با شیا نه خداد
 ز اصفهان بشهادت طلب کنم همت
 رقم کنند خطابم بنامه با استاد
 در دیار سخن دوستان راه عناد
 گمان کنم که نباشد نجو آنچه وقت د
 به نیم گام کت قطع راسمه شداد
 بهلج نیز کلم نقش بهتر از آزاد
 و راست گفتن من است کت تحمید یاد
 سرزده روح ظهوری بگویدم استاد
 سخن شناسان دیدم مگر چو حضرت شاد
 که داد خلعت دیوانی دکن باشد
 چنانکه کرده یارب هلاک قوم عاد
 کشا بعجز زبان را به پیشرب عباد
 سخی سرور بطحا و سید بغداد

واجد - جناب مولوی محمد عبدالواحد صاحب

<p> هر که روزينه ویدار جماله دارد دلم ازدور يک تو ريخ و طاله دارد هر که در فطرت خود علم و مکله دارد هر کس رشک بوصول تو برد در عالم از حاکم کاوی من پهره من نگین دارم اميد وصال از نعم جور پسند صرف بيداد دست تو ستمگر گردید بهلاک من رسوا نکشد تیغ چهره کشت پروانه و خود جوف نامی باشد هر پیش رخ او سایه نماید مارا میخورم زهر ز دست تو و هر کس داند </p>	<p> نیکوخت است چو من و چه حلاله دارد خسته و زنجی و آتش زده حلاله دارد میتوان گفت که صد کیسه مال دارد من بر آنکس که تمنای وصال دارد آشکار است در و نم چه سوا له دارد این محال است دل من چه خیاله دارد آسمان تیز بد ویر تو خیاله دارد آنکه از ابرو کس پیوسته هلاله دارد حالت شمع نظر کن چه و باله دارد الله است دلبو چه حباله دارد واجد از لطف تو خوش آب زلاله دارد </p>
---	--

زائر جناب یومحی حمید صابری بن خلیل رحال طیفه یاب

<p> ساقیا جام تو از باده کماله دارد آنکه از فکر دلم ذوق وصاله دارد قامت خم شده ام شکل هلاله دارد همه تن چشم ز حیرت رنده آینه شمال گشت زین و چه دل زار من انگشت تیرگی رخ خود را همه کامل نزد و حق اگر چه بهشت گفته چو گل بنماید </p>	<p> جلوه بدر بدست تو هلاله دارد حالت هست که در خواب خیاله دارد معنیش اینیکه به ابرو شماله دارد دلم از عکس رخ یار شماله دارد که بهر رخ او شکل هلاله دارد نقص عقل است که دل شوق اله دارد عشق چون بلبل شوریده مقله دارد </p>
---	---

<p>گلشن عشق بتان تازه نہالے دارد من خوشم زینکہ دلم فکر محالے دارد طائر من بوفاسکہ وبالے دارد ہر خشنہ زیان کے بزوالے دارد جوہر ذاتی من طرفہ وبالے دارد نیست گم وصل غم نیست وصالے دارد عافیت از تو مگر حکم محالے دارد یعنی از بخت سیاہم ہمہ خالے دارد یعنی از قد بلند تو نہالے دارد زانکہ در وصف ہمارا جہ مقلے دارد دست قدرت بہمہ مال مندلے دارد ہر کس از جانب تو نیک خیالے دارد</p>	<p>نیست این نالہ کہ از سلسلہ پائیم بر جا مطلب ممکن من گرنہ بر آید غم نیست ہر کہ شد بسمل تو بست ببالم پیشی گرفتار دست زخیم تو دل من غم نیست ہیچو آئینہ بدل ہست مرا ہم شکست خستہ ات کردہ فراہم پے مردن آہبا درد و غم ہست بدور تو بجا ہالے و محال ہست از ذات من آرائش رفے ایام گلشن دہر بخود نازد و این ناز بجا است گفتگوے دل من بکہ مرا مفتون کرد لے ہمارا جہ بہادر کف کلکت اکنون ق یعنی اندر کف تو ہر وزارت آمد</p>
<p>وے امارت ز جمال تو جلالے دارد سخن از فیض کلام تو کمالے دارد کس نگوید ہمہ این نکتہ محالے دارد کی بمنعم خرد و عقل محالے دارد نہ شیبہ چو تو بنید نہ مشالے دارد عجبی نیست سخن گر لب لالے دارد</p>	<p>لے وزارت ز جمال تو جلالے دارد بہتر از فرشتہ تور و ابجے گیرد سخنت جان سخن بہت تو جان معنی من ترا عین خرد عقل مجسم تسم دیدہ و دل ہمہ در معنی و صورت گاہ قوت ناطقہ از فیض ثنایت عامست</p>

<p> ہر زمان ہست شرف او پس لے دارد بر لب خود غزلے نغمہ غزلے دارد بر دل خویش گرہ آب زلالے دارد این ہما بر سر من سایہ بالے دارد جائے آنجا ہمہ در صف نعالے دارد داغ حکمت سیران ز ہلالے دارد پایش از گاہ کسان بیکہ مقالے دارد گرچہ گردون زمہ و خور پربالے دارد شاید عدل ز رایتو جبالے دارد عزت و منزلت جاہ و جلالے دارد خرم و شاد مرا در ہمہ حالے دارد قیل و قالیکہ دراز است تالے دارد ہمہ در حفظ خود از عین کمالے دارد شادمانی بچہان تاملے دارد تاملہ و مہر بعالم مہ و سالے دارد چتر آسائست بارتقالے دارد </p>	<p> ہست مہ از نیوجہ نگر دو کہ ترا چون بدور تو نشاطست بہر جا شاید زندگی بخشش چو خاک در تو شد ز جباب وید چون جاہ ترا بر سر خود گفت فلک شوکت صد نشین بہت فلک ہیچ غلام ابلق کجروش و تذخرام گردون نتواند کہ ز حکم تو فلک بر گرد نرسد تا بدر قصر جلالت سرگز گلشن بدل ز دست تو بہائے گیرد ترا سر از فیض ثنائیتو بہر محفل و بزم سخن خرم و دل شاد بود مدحت تو میکنم ختم سخن را ہمہ اکنون بدعا ملک در عین کمالست ز رایتو خدا خاطر شاد بہر شام و بہر صبح بود شب و روزت چومہ و مہر بود نورالکین سایہ ظل خدا حضرت آصف ہموار </p>
<p> آمد و شد کو چشم دشمنان شواول پیش او زایر سخنان </p>	<p> تارخ بدست پیشکار گر کسی تارخ آن پرسد ز تو </p>
<p> شوق - جن غلام محمد مصباح الدین محمد علی و کووالی الامو عاشر کار عالی </p>	

<p>روکش سنبل و ریحان خط و خالے دارد ابر و رور و جبین بد و ببالے دارد بهر کس از جانب تو نیک خیالے دارد ساعت هفتہ مبارک مہ و سلالے دارد غیر داخل چه امکان چه مجالے دارد او که در دست یم بدل و نوالے دارد آن فقیر است که غیرت سولے دارد پیش چشم و دل من ذرہ مثلے دارد چشم و ابرو اثر سحر حلالے دارد زیبتن عاشق ناکام مجالے دارد برنج بیوہ بجان تو و بالے دارد شاید از صحبت ما غیر ملا لے دارد بهر دل بردن دل داده کمالے دارد</p>	<p>روئے گل غنچه دهن قد چو نہالے دارد یار ماسیکہ دلا و تیر جمالے دارد آرزو پاکہ بدل خیر سگالے دارد دور فرخ چه قدر عهد همان بود است جان تشاران ترا مزوہ و دہ خلوت راز چون بنار و بسر خلق گہر ہاے کرم آن کریم است کہ سجنشد بگدا غیر سوال استعارہ بہ مہ روئے تو عار است زہر آن ز حینش بکشد وین زادا زندہ کند مژدہ باد ترا لے شب ہجران تا صبح لے ترا حاسد بدخواہ بگویم بشنو سرکہ مالیدہ بہ ابرو رود از پیش حریف شوق پر بہر کزان فتنہ دزدیدہ نظر</p>
<p>عنبین زلف تو بامشک مثلے دارد چون قدرت گلشن عالم نہ نہالے دارد دل منچہ از من این از تو سولے دارد خواہم آن موی کہ از ورشک نلالے دارد کو کب نجات حسود تو زوالے دارد</p>	<p>سرکین چشم تو نسبت بغزالے دارد خو چو ہتتاب رخ تو نہ جمالے دارد ساقی آن بادہ بدہ تارود از سر سدا خواہم آن موی کہ بود قوت دل قوت روح تافت چون اختر اقبال بلذت حسن</p>

شاد از عدل تو گردید همه اهل جهان حشمت از شوق بجلد که غلامت یابم کل ز لعل لب تو عرق ندامت گردید چون در عهد تو باشد دل عالم جز هر طرف کو کب بخت تو ضیای نبخش غرض از وصف ستایشش بود هیچ بدل مدت شاد بر آید نه زنگ تو جمیل	چشم فیض تو هر خیر سگالے دارد دولت از بخت تو امید صالے دارد لاله داغی بدل از دانه خالے دارد هر کس از جانب تو نیک خیالے دارد هر اقبال تو هر سمت جلالے دارد ملک بهر سمت خود اهل کمالے دارد گرچه مانند تو دیگر نه کمالے دارد
آفتاب جهان کشن پر شاد از غنایات حضرت آصف مرجع کل انام ناظم ملک نظام دولت جاوید یافت از سر راه ادب	سخت خشنده بر سپهر مراد شد مدار المہام عالی شاد ایضا سخت کند نظام خلق کند شاد کام تخو وزارت شد مدار المہام
امجد سبحان سید احمد حسین صاحب تلمیذ مولانا تاتری	
روے سمین تو ایجان چه حالے دارد سج و آه و الم و سوز گدازے تا چند عشوہ و ناز کنون ترک بکن لے دلبر خوب شد آنکه وزارت بتو لے شادید امتحانم ز دروسیم چه خواهی لے یا نظر رحم بهر کس کند آن دل آزار گر بمن صاف شود آن بت خود کام مجید	که مہ چار دہم این نہ کمالے دارد این ہمہ کار دلا زشت مالے دارد بکین خور عارض تو روزوالے دارد هر کس از جانب تو نیک خیالے دارد جان فسلے تو کنم مال چه مالے دارد کیک پر سد ملا کم که چه حالے دارد دم ز ندغیر پیشیم چه نجالے دارد

اکمل - جناب محمد عبد اللطیف صاحب تلمیذ حضرت ترکی

ختم چو ابروئے تو لے مہ نہ ہلاے دارد	ہمچو روئے تو نہ خورشید جالے دارد
خور فردوس نہ چون چشم تو دارد چشمے	یوسف مصر نہ چون تو خطا جالے دارد
شب و جہر مستم بدرش بہر گدائے میگفت	این گدائے کہ از وصل سولے دارد
بر تر از لغت محمد شدہ قدرم بہر جا	ور نہ این بندہ عاجز چہ کمالے دارد
ناشدم واللہ دنیا ہمہ با من گویند	نوجوانست مگر عشق بڑا لے دارد
ہر چہ گویم بکھم باز ندا نم یا ران -	از من آنشوخ چرا بچ و ملا لے دارد
لہذا الحمد کہ پر سید قاصد جانان	اکمل خستہ و مہو چہ حالے دارد

حافظ - جناب سید یوسف صاحب

یارم آن ناز واداسن و جالے دارد	مثل او دید نہ کس و ہم و خیالے دارد
چشم بکشا و بہ بین بر رخ روشن آن بیت	خال و ابرو ست و یا نجم ہالے دارد
قاصدم رفتہ نہ معلوم چہ اسب سید	مردے شد کہ جوابے نہ سوا لے دارد
نسبتے نیست بخورشید ز روئے دلبر	حسن دارد نہ چو از رنگ و جالے دارد
الفش بودے اگر آئدے آن بت گاہے	چون نہ آمد ز من ورنج و ملا لے دارد
مرد عاقل چو رسد بر سر جاہ و ثمت	روش طبع بیک نگ و بجالے دارد
پرورش میکن از فضل خدا عالم را	لطف اینست نہر سہ چہ کمالے دارد
مرغ دل بہت طبعان از رخ دلبر در بر	از کہ درد امن خوردانہ خالے دارد
زود جان ز تن او کہ مرگش آسان	بہر کہ الفت بدل خویش مالے دارد
از بے بخودی در عشق رہستی نہ ستیم	بہ مقامے کہ جنوبے نہ مشمالے دارد

خاص این دولت عظمیٰ است بر آفاق
آنکه شد واقف اسرار معانی حافظ
خلیل - جناب محمد خلیل الرحمن صاحب بانی پوری - ساکن حیدرآباد

بند الحمد کہ این عصر جمیع حالے دارد
منصب اکبر دستوری اعظم بخشید
اکبر جلد وزیران بنمودش بکرم
شاد بہت آنکہ ہمارا چکش پر شاد بہت
شاد از جملہ مرادات ہمیشہ باشد
بشناوت بشجاعت بکالات و بعدل
مثل اجداد خود از اہل سخا و کرم است
مرجع خلق بظاہر شدہ باطن با حق
روشن نیک صفات نقش صلح کل است
ہمدین عہد بین لایق این کی رستگ
منصب خاص وزارت کہ مبارک است
شاہ آصف شدہ سلطان جہان ہر کمال
اے ہمارا جہ نہ ذات تو مثالے دارد
باشد اقبال تو دایم ترقی بعروج
یا الہی تو دین عہد سلامت دارش
ہر شب روز نہ تنہا بدعا بہت خلیل

شاہ آصف چہ عجب بذل و نالے دارد
لب جان بخشش میجا بمقالے دارد
ہر کس پیش وے الحاج سولے دارد
کہ بہ نام مبارک چہ کمالے دارد
نیک از نام و تخلص ہمہ فالے دارد
نہ عدیلہ نہ نظیر نہ مثالے دارد
صرف وجود و عطا بہت کمالے دارد
حال یک طور دیگر طرز بقالے دارد
از کسے پیچ بخارے نہ ملالے دارد
غیر ممکن بودش مثل و محالے دارد
خیر خواہش خوش و بدخواہ دبالے دارد
این مہ کمالے بس نوز و جمالے دارد
ہر کس از جانب تو نیک خیالے دارد
تامہ چرخ کمالے بزوالے دارد
خلقت از عدل و عطا نیک ملے دارد
ملکہ ہر شخص ہمیں طور خیالے دارد

سہار شاہ
سیر فرا
الہی نہ
خلیل
صد
مہراج
باشو
اعظم
۱۹
ال
پاک
ال
را
شاہ

<p>بهرار شکر حق آن بادشاه آصف جاه سیر فرازی مہراجہ کشن پرشاد الہی منصب عالی باو مبارک باد خلیل مصرعہ سالش و عالیہ گفتا</p>	<p>تاریخ برائے مصلحت ملک خود بہ نیک انجام نمودش از کرم و لطف خود مدار ہم مدام راضی ببدل و ستایش جملہ نام ہمیشہ شاد مدار المہام عالی مقام</p>
<p>صد شکر حق کہ شاہ نظام آصف زمان مہراجہ را مدار مہام عظیم ساخت باشوکت و شجاعت و رحم و کرم ببدل اعظم وزیر زیب جهان باد گفت عقل</p>	<p>در ساعت سعید باعزاز و فروشان این منصبش مبارک و او شاد و کامران باشند شاد حال چو اسم شریف شان یا نختین از خلیل با خلاص مدح خوان</p>
<p>آن مہاراجہ کشن پرشاد باک باطن وزیر اعظم گفت</p>	<p>شد مدار المہام شاہ دکن بہر تاریخ آن خلیل بمن</p>
<p>انور - جناب سید محمد انور علی صاحب تلمیذ حضرت ترے</p>	
<p>راجہ راجگان کشن پرشاد عادل و منصف و کریم و خلیق - شاعر و خوشنویس و خوش تقریر حاکم وقت رستم دوران نام اجداد زندہ شد ادوی ہست در شش جہت بشوکت چون کشن ہست در جهان بیشک بود از پر تو شش نخل ہتتاب</p>	<p>عادل و خوش بیان کشن پرشاد بہجو نوشیر و ان کشن پرشاد عالم ہرزبان کشن پرشاد حامی بیکان کشن پرشاد ترنیت خاندان کشن پرشاد فخر ہفت آسمان کشن پرشاد راجہ راجگان کشن پرشاد چون کند رخ عیان کشن پرشاد</p>

شود افلاسم از غنا تبدیل
تا جهان است داور با ش
بر وزارت همیشه قایم باد
از خدا خواهم انور که بود

گر بود مهر بیان کشتن پرشاد
در میان جهان کشتن پرشاد
راجست را جگان کشتن پرشاد
تا بدستشادمان کشتن پرشاد

واحد چنان محمد علی صاحب نایب شد از دفتر ملکی سرکار عالی

نه قمر همچو رخت حسن و جمالے دارد
یک بلال است فقط بر شفق شام
لے خوشاد دور که ناکام رسید استکار
بهست این رحمت بنودان که بجان دل پیش
به سخا و کرم وجود و عطا چون تو دگر
من سر اسیمه و آشفته بامید وصال
می رسیدم بچمن کاش بیک پردازی
منکه صداه بدل شوق جانش دارم
چکنم حاسد بدین زمین بسته جگر
پوششم گرچه کلیم است ندارم بنحو
هر قدر خج کئی پیش ازان گرد آید
دار و آنکس که زروسیم ندارد و چیز
شاد و مستور شده اصف سادس ماند
من نیم صرف ثنا خوان تو واحد بشنو

نه فلک مثل تو در رتبه کمالے دارد
انق مطلع رویت دو بهالے دارد
عاشق خسته زمشوق بهالے دارد
هر کس از جانب تو نیک خیالے دارد
اندین دهر نظیرے نه مثالے دارد
رو زمین حیف که برگشته خیالے دارد
لیک صیاد مرا بے پرو بالے دارد
او که حد گونه زمین بنج و بالے دارد
تاحق از خود بدل خویش ملالے دارد
بند دلق گدا فقر به شالے دارد
دولت علم نه از صرف زوالے دارد
همه اور است هر آنکس که کمالے دارد
که به مخلوق ز دل فصل و نوالے دارد
هر کس از جانب تو نیک خیالے دارد

کیفی

از سرافرا

سال تبار

شاد کودی

اس خوشی

پچی ہے

زبان د

عتمار

طیصل

چه خوش

قطر

فخر عالم

دشمن د

ہے

خوش

عینچ

این

علم

اللہ

کیفی - جناب سید رضی الدین صاحب تلمیذ حضرت شمس

از سرافزاری وزارت ملک	گل شادی چشاد آب شگفت
سال تاریخ - کیفی مسرور	پاک باطن وزیر عظم گفست
شاد گو دی ہے وزارت شاہ نے	ہے خوشی کیفی مبارک باد کہہ
اس خوشی کا سال پوچھے گر کوئی	نوجوان دیوان کشن پر شہاد کہہ
مجھی ہے شہر میں اک ہوم کیا سبب کیفی	یہہ لوگ کہتے ہیں اسپین کیون مبارکبا
زبان دہر سے نکلا یہ مصرعہ تاریخ	وزیر ملک دکن ہو گئے کشن پر شاد

عثمان جناب میر عثمان خاں صاحب مددگار صدی

طیقل احمد و داود مجذوب	بدست آورد شاد از شاہ مطلوب
چہ خوش تاریخ فصلی گفت عثمان	کشن پر شاد شد دیوان محبوب

قطب جناب محمد قطب الدین صاحب تلمیذ حضرت پیر مقیم بلوچ

فخر عالم شود آن شخص کہ ملے دارد	قطب قدر نفس نشود گر چہ کمالے دارد
دشمن دوست اخلاق تو خورم ہستند	ہر کس از جانب حق نیک خیالے دارد
ہے جہان تیار قمت آزمائے کیلئے	کیا مبارک دور آیا ہر زمانے کیلئے
خوش رہیں یارب وزیر و شاہ عالم کن	قطب ابھی حاضر رہے انعام پائے کیلئے
غنچہ گلشن کشن پر شاد	باد شگفت از نسیم مراد
این وزارت ترا فلک شوکت	تا بسما ند زمین مبارک آباد

علا - جناب سید خورشید علی صاحب تلمیذ جناب شوق

اللہ خیر خواہ کا ان کے پہلا کرے	رباعی بدخواہ انکا سوز حسد سے جلا کرے
---------------------------------	--------------------------------------

کشن پر شاد
کشن پر شاد
کشن پر شاد
کشن پر شاد

کمالے

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

لے دارد

حاجت وائی خلق کی جیستی کرتے ہیں	ایسے خدانے ان کی بھی حاجت روا کر
عابد جناب نواب میر عابد علی خان بہادر صولت جنگ	
زین خدمت تو اہل دکن شاد و اند	شکر خدا بجا ست عطاے نظام شد
عابد بصد مرتب شادی سنش گھٹ	ایں ہشیکار ملک مدار مہام شد
تاریخ تصنیف شیخ از جناب عابد مرزا صاحب سکیم رنجی گو	
خ خوش ہو کے ارادہ کیا سکیم پر حسن	۱ انداز چلی دیکھنے پہ لوئی ہیں
ل لابی کی کٹور سینہ اٹھتا ہوا چین	ق قدموں کا لب خچو کا خسار سن
ن نرگس سے اشارہ کرتے سنبل سے کھیل	ی پتہ نہ پتا انداز ہی چوتھی کی دھن
ک کیا ہونٹ ہیں نگین کہ جنہیں دیکھ کر شہ	ی یا قوت یہ خشاں کا ہوا لعل میں
ا اترائی ہوئی پہرتی ہو سطح سو خچو	ش شاید کہ صابہ یلگیا کہ شگو سخن کا
ا اے کیسا اصلہ ہی مرقا خانی نے مراد	د دل پڑہ جو گیا ننگ سے بلیو ہی تن کا
ک کیو اسکا عروج آج تہا راجہ نے پایا	و وہ دوش بہ خوشید کو انجیل کو کر
د دکھلایا مری بہاگ نے ویش کا سا	ی یاد اب ہی گہر کی نہ مجھ دہیا وطن کا
و وہ دیکھو وزارت کا ملا شاد کو خلعت	ا اب دیکھنا دشمن کا بھی مل جا گیا سر کا
ن نگہبست و اخلاق کی ہر شک سے برکھ	د دیکھا تو دکن ایک نئے تہا غفر کا
ک کسے کا تجھ کو عدل جو جانی نے دیا	ن نشہ نہ ہا شیر کا باقی نہ ہر ن کا
ک کیا جوڑ مسرت کا زمانہ میں ہو رہا ہے	ا اب درد کا ہے نام جہا نہیں محسن کا
<p>تو شیخ میں ہی سال ہے جمع میں ہی کن خانی نے کیا شاد کو دیوان دکن کا</p>	

۱۳۹۹

۲۵۱ ح



لوزار۔ جنہا حملہ لڑا انہما شہید ہوئے اور علی شاہ گرد جنگ ترکے۔

از خدمت وزارت خود سرفراز گرد
خوش گفته است ال سرافرازیش تو از
بر حال پیشکار چو لطف نظر ام شد
مردم نیاز شاور و برالمهم ام شد

وفا جناب محمد عقیل علیہ صواب شاگرد حضرت مخفی

شاہد تے پانی وزارت جوئیل مذاق رباعی ہے عا سہ دین بہت غلو ہوا ہر شوق
 دین کہتا ہوں وقایہ محو انصاف ہند تھی زمانے سے وزارت اسی گھر شوق

۴۴
۱۔ ہے داد و پیشکش تیرے پر ہر وقت
۲۔ کیوں کر نہ ہو رتبہ تیرا سب اعلیٰ

ختر ہے منت کا مثال غور شدہ
رام سے عشرت سے بے یقین مدد

برائے خدا جو کہ ولی ہے امید
ہو رات شب و قدر تو دن روز عید

عجب۔ جناب سید حسین صاحب کوچی کار حیدر آبادی

وزارت ترانو بود بھر عدل
تلم و بشین قورنش بود بھو قار
کمالی ش خلق والا شمار
چو در خواست خدمت گزاری بکار
مزار و خدمت بود پیشکار

بشیر۔ جناب محمد نصیر الدین صاحب تلمیذ شوق ہجری

مختل میں امیرون کو فقیر آیا ہے	ملح وزیر این وزیر آیا ہے
یان مہج سران کو بشیر آیا ہے	ہے شاد سرانوزار تکا چین

اکبری - جناب محمد اسماعیل صاحب لقی متعینہ خانہ انگریزی اعلیٰ

دل لگی ہی چاہئے کچھ دل لگانے کیلئے	مجبورین مجاہدے اک عمرے دکھا نیکیلئے
چٹکیان لیتے ہیں مجھ کو تمللانے کیلئے	گدگداتے ہیں سنانے اور رلانے کیلئے
آیا ہے مغل کو پروانہ بنانے کیلئے	ناز سے شوخی سے عشوہ سے جاسی شمعو
یہ ہے آنیکے لہو اور وہ جانے کیلئے	مر گئے تو غم ہوا پیدا ہوئی شادی ہوئی
عروش کو نالے مرے بس میں نے کیلئے	کچھ مدد کی تجھے اب حاجت نہیں آہ سا
شوق سے جائینگے ہم ہی سرکٹانے کیلئے	کوڑے قاتل میں ہیچوم عاشقان مدت ہوئے
اہ کرتے کے لئے آنسو بہانے کیلئے	دیکھا دل جہائی وہ گل گلزار حسن
تختہ پاسے بوستان میں سرکٹانے کیلئے	اے گل خوبی اگر تو منس پڑے شکر
ساقیا اس اکبری کا دل بہانے کیلئے	کیا تیلی میں ترلی ہوئی چٹان سیہ

قلب سید حبیب اللہ صاحب منصب دار شکار دستار کا

ناک میں کیوں جھنجھکی گراتے کیلئے	چار تنکے رہ گئے تو آتشیاں کیلئے
مستعد میں ہی ہوں پر لٹا کٹانے کیلئے	آئے ہو قتل میں تم جو آزماتے کیلئے
اپنے عشاؤ کو دیوانہ بنانے کیلئے	وہ پریر و بزم میں آتا ہوا رب خیر ہو
آئے ہیں وہ بام پر جلوہ کہانے کیلئے	بڑ گیا مجمع گلی میں طالب دیدار کا
لے گیا ہے خون مرا لٹکا لگانے کیلئے	قل ہو نیکی مرے قاتل کو ایسی ہی خوبی

نکلی ہے باپراؤ قلب مر دہر سے
اب نہیں طاقت مرے صدا پہا نیکیلئے

— — — — —

۲۵۵
۲۵۵
۱۳۹۹